عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

جلد نمبر ۹ | شمارہ نمبر ۳۰

اللہ ہی خالق و مالک اور کارساز ہے جو کچھ بھی مانگنا ہے بس اِک خدا سے مانگ

قضیہ بابری مسجد

ع منتظر ہے تیری بابر پھر سے مسجد بابری
آ ہمیں لوٹا کے دے جا پھر سے مسجد بابری

عیسوی سال نو کا آغاز

یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

خسرو پرویز شاہ فارس کا عبرتناک انجام

ہمارا ایک لاکھ روپے کا انعامی چیلنج — ایک قادیانی نوجوان کا خط اور جواب

میں نکمّا طالب علم ہوں — مرزا طاہر کا اعلان

مرزا قادیانی عوام کی عدالت میں — ایک دلچسپ رپورٹ

آئین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور مساوات اسلامی — کے خوبی

آپ کے مسائل

ترتیب:- مولانا منظور احمد الحسینی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہٗ

بیٹھ کر اذان دینا

محمد عمر ——— بہاولنگر

س:- کیا مؤذن بیٹھ کر اذان دے سکتا ہے؟

ج:- بیٹھ کر اذان دینا مکروہ ہے۔

س:- کیا ایک شخص عورت کو مطرف پسند نہ ہونے کی صورت میں طلاق دے سکتا ہے؟ کیا شرعی لحاظ سے سزا کا مستحق ہے؟

ج:- اگر ناپسندیدگی کی وجہ سے نباہ نہ ہو تو طلاق دے سکتا ہے؟۔

س:- ایک شخص دکانداری کرتے ہوئے گاہک کو صحیح قیمت بتاتا ہے اور چیز میں جو نقص ہو وہ بتا دیتا ہے مگر گاہک نہیں خریدتا اگر اسی چیز کی قیمت زائد بتا کر چیز میں نقص بتا کر نہ دیتا ہے تو گاہک خرید لیتا ہے یعنی سچ پر نہیں خریدتا جھوٹ پر خریدتا ہے کیا شرعی لحاظ سے یہ فعل ٹھیک ہوگا۔ اگر نہیں تو اس کا کیا حل ہے؟

ج:- گاہک خریدے یا نہ خریدے چیز کا عیب بتانا ضروری ہے۔

کیا سید پر دوزخ کی آگ حرام ہے

سائل۔ عرفی محمود ——— کراچی

س:- میرے ایک ساتھی کا کہنا ہے کہ سید پر دوزخ کی آگ حرام ہے جس کا مطلب ہے کہ سید کچھ بھی کرتا رہے اس کو سزا نہیں ملے گی کیا اسلام میں سید دوسرے مسلمانوں سے برتر ہیں اگر ایسا ہے تو پھر اسلام کا یہ دعویٰ کہاں تک درست ہے کہ سب مسلمان برابر ہیں کیا ہندوؤں کی طرح مسلمانوں میں بھی ذات پات کی تفریق جائز ہے۔

ج:- آپ کے ساتھی کا یہ کہنا غلط ہے کہ سید پر دوزخ کی آگ حرام ہے صحیح بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ آنحضرت صلعم نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا: اپنے آپ کو آگ سے بچا کیونکہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تیرے لئے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا۔ (جامع الاصول ص ۲۹۰۔ ج ۲)

جب خود حضرت فاطمہؓ لخت جگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمایا گیا ہو تو دوسرے لوگوں کی بات ہی کیا ہے۔

امام اور مصرف زکوٰۃ

خورشید خاں ——— واہ فیکٹری

ہمارے گاؤں میں امام صاحب کو تنخواہ نہیں دی جاتی۔ بلکہ فصل کی کٹائی کے موقع پر قربانی کے جانور کا چمڑا سر اور پائے، رمضان المبارک میں صدقہ فطر اور زکوٰۃ مزید یہ گاؤں میں کوئی شخص صدقہ وغیرہ کرتا ہے تو جانور کا چمڑا سر اور پائے امام مسجد صاحب کو دیئے جاتے ہیں۔ امام صاحب کے چار لڑکے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ مزید یہ کہ امام صاحب کے گھریلو حالات بہت بہتر ہیں۔ ان حالات میں قرآن و سنت کی روشنی میں علمائے دین و مفتیان شرع کیا فرماتے ہیں؟

ج:- امام مسجد کو زکوٰۃ، عشر اور قربانی کی کھالیں بمد امامت دینا تو جائز ہے فقیر اور مستحق ہو تو محتاج ہونے کی وجہ سے دے سکتے ہیں۔ لیکن اگر وہ محتاج نہ ہو تو اس کو دینا صحیح نہیں یعنی زکوٰۃ و عشر و فطر ادا نہیں ہوگا

س:- میں واہ میں ملازمت کرتا ہوں اور واہ کینٹ ہی میں مقیم ہوں۔ میں جب اپنے آبائی گاؤں ایبٹ آباد جاتا ہوں۔ دو ماہ بعد ۵، ۶ دن کے لئے تو نماز پوری ادا کرنی ہوگی یا کہ قصر۔ اگر پوری پڑھ لی جائے تو؟

ج:- آپ کا آبائی گاؤں وطن اصلی ہے وہاں جاتے ہی آپ مقیم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے پوری نماز پڑھے گا۔

س:- دعا مانگتے وقت اللہ کریم کو کسی کا واسطہ یا وسیلہ بنا کر دعا مانگنا۔ قرآن و سنت کی روشنی میں علمائے دین کیا فرماتے ہیں۔

ج:- وسیلہ سے دعا کرنا جائز ہے۔ اس کی تشریح میری کتاب "اختلاف امت اور صراط مستقیم" میں دیکھ لی جائے۔

آئمہ مساجد، خطباء، واعظین، مقررین کیلئے بشارت عظمیٰ

خطبات و مواعظ جمعہ

تالیف مولانا حافظ مشتاق احمد عباسی

سال بھر کے ہر جمعہ کے موقعہ پر اور وقت کی مناسبت سے تفصیلی تقریر سالہا سال کے تجربے، سینکڑوں کتب، رسائل و جرائد سے استفادہ کے بعد یہ کتاب ترتیب دی گئی ہے۔ تقاریر جمعہ کے لئے مخصوص امتیازات کی بنا پر یہ ایک بے مثال کتاب ہے (صفحات بڑے سائز میں ۵۸۲، مجلد، دو رنگا ٹائٹل قیمت /۱۲۰ روپے)

ملنے کا پتہ ادارہ صدیقیہ نزد حسین ڈی سلوا گارڈن ولیسٹ نشتر روڈ کراچی نمبر ۳

ہفت روزہ
انٹرنیشنل
ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

اشاعت ۷ تا ۱۳ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۰ھ
مطابق ۶ تا ۱۲ جنوری ۱۹۹۰ء
جلد نمبر 8 شمارہ نمبر 30

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

اس شمارے میں

۱۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس ―― ۵
۲۔ اللہ خالق و مالک ہے ―― ۶
۳۔ خسرو پرویز کا انجام ―― ۹
۴۔ شعر و شاعری دین کی تبلیغ کا ذریعہ ―― ۱۱
۵۔ عیسوی سال نو آغاز ―― ۱۳
۶۔ بابری مسجد ―― ۱۴
۷۔ قادیانی نوجوان کا خط ―― ۱۵
۸۔ مرزا قادیانی عوام کی عدالت میں ―― ۱۶
۹۔ آستین کے سانپ ―― ۲۲

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۔ ۷۴۲۰۰
فون نمبر: ۷۷۱۲۹۷۱

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ
سالانہ ―― ۱۵۰ روپے
ششماہی ―― ۷۵ روپے
سہ ماہی ―― ۴۵ روپے
فی پرچہ ―― ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۲۶۳
کراچی پاکستان

سرپرستان
● حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ―― مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
● مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ―― برما
● مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ―― پاکستان
● شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ―― متحدہ عرب امارات
● حضرت مولانا محمد یونس صاحب ―― بنگلہ دیش
● حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ―― جنوبی افریقہ
● حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ―― برطانیہ
● حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ―― کینیڈا
● حضرت مولانا سعید انگار صاحب ―― فرانس

بیرون ملک نمائندے
○ قطر ―― قاری محمد اسماعیل رشیدی
○ دوبئی ―― قاری محمد اسماعیل
○ ابوظہبی ―― قاری وصیف الرحمٰن
○ برما ―― محمود یوسف
○ باربڈوس ―― اسماعیل قاضی
○ سوئٹزرلینڈ ―― ایے ایکو انصاری
○ برطانیہ ―― محمد اقبال
○ اسپین ―― راجہ حبیب الرحمٰن
○ ڈنمارک ―― محمد ادریس
○ ناروے ―― میاں اشرف جاوید
○ افریقہ ―― محمد زبیر افریقی
○ ماریشس ―― محمد اخلاص احمد
○ ٹرینیڈاڈ ―― اسماعیل ناخدا
○ ری یونین فرانس ―― عبدالرشید بزرگ
○ بنگلہ دیش ―― محی الدین خان
○ مغربی جرمنی ―― خلیق الرحمٰن
○ سنگاپور ―― سید زبیر حسن بخاری

نارتھ امریکہ
○ وینکوور ―― جمال عبدالستار
○ ایڈمنٹن ―― عامر رشید
○ وینی پیگ ―― میاں حمید
○ ٹورنٹو ―― حافظ سعید احمد
○ مونٹریال ―― آفتاب احمد
○ واشنگٹن ―― کرامت اللہ
○ شکاگو ―― محمد عبدالحی
○ لاس اینجلس ―― فرخ رشید
○ سیکریمنٹو ―― چوہدری محمد شریف گجوری

نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نشاطِ روح جو حمد خدا معلوم ہوتی ہے
سکون جاں ثنائے مصطفٰےؐ معلوم ہوتی ہے

وہ ہو سرکار کی گفتار یا کردار ہو ان کا
عجیب و دلربا ہر اک ادا معلوم ہوتی ہے

بہارِ گلشنِ طیبہ کا عالم پوچھتے کیا ہو
خزاں خود بھی بہارِ جانفزا معلوم ہوتی ہے

صدائے حق بنی آخر صدائے بازگشت ان کی!
صدا اللہ کی، ان کی صدا معلوم ہوتی ہے

دعائے خیر دشمن کے لئے بھی ان کے ہونٹوں پر
نرالی ہر دعا سے یہ دعا معلوم ہوتی ہے

نگاہ شوق اٹھتی ہے جدھر بھی ارض طیبہ میں
فضا خلدِ بریں ہی فضا معلوم ہوتی ہے

جہاں بھی خیر کی کوئی علامت ہو زمانے میں
وہ سب خیر البشر ہی کی عطا معلوم ہوتی ہے

یہ دنیا جگمگائے کیوں نہ پھر شمع رسالت سے
ابھی وہ آپؐ سے ناآشنا معلوم ہوتی ہے

خدا ناراض ہو جائے، جو وہ ناراض ہو جائیں!
رضائے حق رضائے مصطفٰےؐ معلوم ہوتی ہے

شبِ اسریٰ وہاں پہنچے جہاں کوئی نہیں پہنچا!
عجب شانِ حبیب کبریا معلوم ہوتی ہے!

اسی باعث میں ان کو یاد کرتا ہوں کہ یاد ان کی
مرے ہر درد ہر دکھ کی دوا معلوم ہوتی ہے

کرشمہ ہے میرے سرکارؐ کے نقش کف پا کا
مدینے کی گلی جو دلکشا معلوم ہوتی ہے!!

غمِ عشق نبیؐ کی انتہا معراج عشرت ہے
ابھی حماد غم کی ابتدا معلوم ہوتی ہے

مولانا ابوالبیان حماد

امتناع قادیانیت آرڈیننس، آٹھویں ترمیم اور سامراجی طاقتیں

جنرل ضیاء الحق مرحوم نے اپنے گیارہ سالہ طویل دورِ اقتدار میں اسلامائزیشن سے متعلق یا صدر و وزیراعظم کے اختیارات کے توازن کے سلسلہ میں جو آرڈیننس جاری کیے، انہیں جونیجو دور میں آٹھویں آئینی ترمیم کے ذریعہ تحفظ دیا گیا۔ ان قوانین میں سے ایک قانون امتناع قادیانیت آرڈیننس کے نام سے مشہور ہے جو آٹھویں ترمیم کا حصہ ہے۔

پیپلز پارٹی کے برسرِ اقتدار آتے ہی قادیانیوں نے اپنے سامراجی آقاؤں اور بے دین و ملحد لیڈروں کی وساطت سے آٹھویں ترمیم کو ختم کرانے کی بھرپور کوشش شروع کر دی۔ اِدھر برسرِ اقتدار پارٹی نے بھی آٹھویں ترمیم کو ختم کرنے کیلئے شب و روز بیان بازی کی۔

ہمیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں کہ آٹھویں ترمیم میں صدر کے اختیارات زیادہ ہیں یا وزیراعظم کے۔ اس ترمیم کے ذریعہ آئین کی پارلیمانی حیثیت ختم ہو گئی یا برقرار ہے۔ ہماری دلچسپی کا محور صرف اور صرف اسلامائزیشن سے متعلق ترامیم بالخصوص "امتناع قادیانیت آرڈیننس" کا تحفظ ہے۔ امریکی، برطانوی، بھارتی، اسرائیلی سامراج اور ان کے ذرائع ابلاغ آئے روز قادیانی کور زر پروپیگنڈہ میں مصروف ہیں اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دے رہے ہیں جبکہ حکومت خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہے۔ اس سلسلہ کا ایک بیان ملاحظہ فرمائیں۔

اسلام آباد (نیوز ڈیسک) حکومت نے ایمنسٹی انٹرنیشنل کو بتایا ہے کہ ۱۹۷۹ء کے حدود آرڈیننس کا جائزہ لیا جا رہا ہے جو سابق صدر ضیاء الحق نے نافذ کیا تھا۔۔۔۔ سیکرٹری جنرل ریان مارٹن کا کہنا ہے کہ آئین کی دفعہ نمبر ۲۰ انسانی حقوق کے اعلان نامے کے منافی ہے جس میں قادیانیوں کو اسلامی عقیدے سے منع کیا گیا ہے انہوں نے قادیانی مسئلے پر بھی وزیراعظم سے تبادلۂ خیال کیا۔ ریان مارٹن نے کہا کہ پاکستان میں ضمیر کا قیدی کوئی نہیں ہے۔ لیکن چار قیدی ایسے ہیں جنہیں فوجی عدالت نے سزا سنائی تھی۔ ان میں سے دو قادیانی ہیں اور جبکہ دو کا تعلق الذوالفقار سے ہے۔ (جنگ لاہور ۱۱ اگست ص ۸)

اگر آٹھویں ترمیم کو یکسر منسوخ کرنے کا اعلان کیا جاتا ہے تو اس سے امتناعِ قادیانیت آرڈیننس ختم ہو جائے گا جس سے مسلمانوں کی نوّے سالہ جدوجہد پر پانی پھر جائے گا۔ ایک مرتبہ پھر ملک عزیز چوتھی تحریک کی لپیٹ میں آ جائے گا اور یہ تحریک آخری اور فیصلہ کن ثابت ہوگی۔ جو قادیانیت کے ساتھ قادیانی نواز حکمرانوں کو بھی خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائے گی۔ لہٰذا حکمرانوں کو نوشتہ دیوار پڑھنا چاہیئے۔

نیز مسئلہ ختم نبوت اتنا حساس ہے کہ پاکستان کا مسلمان سب کچھ تو برداشت کر سکتا ہے لیکن مسئلہ ختم نبوت سے غداری کے تصور کو کفر سمجھتا ہے۔

قبل ازیں حکمران ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء میں مسلمانانِ پاکستان کے عقیدۂ ختم نبوت سے والہانہ عشق و محبت کو ملاحظہ کر چکے ہیں کہ پاکستان کے غیور مسلم عوام نے ہزاروں کی تعداد میں جانوں کا نذرانہ پیش کر کے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کیا۔

قادیانی ٹولے کے خمیر میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ سامراجی طاقتیں قادیانیوں سے کئی معاملات میں امداد لیتی رہتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سامراجی قوتیں اپنے اس خود کاشتہ پودا کی آبیاری کیلئے اپنے ذرائع ابلاغ سے ایسا زہریلا پروپیگنڈہ کرنے میں مصروف رہتی ہیں کہ قادیانیوں کو مظلوم ثابت کیا جا سکے۔ حالانکہ تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں نے قادیانیوں پر کبھی بھی مظالم نہیں ڈھائے۔

حکومت پاکستان جو پاکستان کے غیور مسلمانوں کے ووٹ سے برسرِ اقتدار آئی ہے اسے یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ جو عوام ووٹ دیکر حکمرانوں کو برسرِ اقتدار لا سکتے ہیں وہ تحریک چلا کر اتار بھی سکتے ہیں۔ اور ۱۹۷۷ء کی عظیم الشان تحریک کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔

ڈاکٹر عبدالسلام کیلئے "سر" کا خطاب

بین الاقوامی سامراجی مہرے، امریکہ و برطانیہ کے جاسوس، اسرائیل و بھارت کے ایجنٹ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو "ملکہ برطانیہ" کی طرف سے سر کا خطاب دیا گیا موجودہ ملکہ برطانیہ کی دادی ملکہ وکٹوریہ نے ڈاکٹر سلام کے پیر و مرشد کو "نبی" کے لفظ سے سرفراز فرمایا تھا تو اب پوتی نے مرزا قادیانی کے چیلے کو "سر" کے لقب سے ملقب کیا۔

اب خبر ملاحظہ فرمایئے !

" لندن (نمائندہ جنگ) نوبل انعام یافتہ ممتاز پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کو جو امپیریل کالج لندن تھیوریٹیکل فزکس کے پروفیسر بھی ہیں ان کی اعلیٰ سائنسی و ماحولیاتی خدمات پر "سر" کا خطاب دیا جارہا ہے۔ ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام اٹلی کے مقام ٹرسٹ میں قائم انٹرنیشنل سینٹر برائے تھیوریٹیکل فزکس کے سربراہ ہیں انہیں بااعزازی نائٹ ہیڈ بر برطانوی وزارت ماحولیات کی سفارش پر دیا گیا ہے "

صہیونیت و عیسائیت کو ایسے مہروں کی ہر زمانے میں ضرورت رہی ہے جو مسلمانوں میں رہ کر اور مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر عبداللہ ابن اُبی، عبداللہ ابن سبا کا کردار ادا کرتے رہیں اور میر جعفر اور میر صادق کی طرح جاگیریں، حکومتیں اور خطابات سے نوازے جاتے رہیں۔

ڈاکٹر سام کا کردار پاکستان اور ملتِ اسلامیہ سے متعلق کوئی مخفی نہیں اور نہ ہی یہ خطاب کسی قابلیت اور محنت کی بنیاد پر دیا گیا ہے بلکہ برطانیہ نے ہر اس شخص کو "سر" کا خطاب دیا جس نے اس کے مفادات کے تحفظ کیلئے قربانیاں دیں۔ ——— عالم اسلام کو ان خطابات سے مرعوب نہیں ہونا چاہیئے۔

اللہ جل جلالہ ہی خالق و مالک اور کارساز ہے

جو کچھ بھی مانگنا ہے اسی سے مانگ

از حضرت مولانا محمد احمد صاحب

ادعو ربکم تضرعاً و خفیۃ ط انہ لا یحب المعتدین ہ ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا وادعوہ خوفاً و طمعاً ط ان رحمت اللہ قریب من المحسنین ہ

ترجمہ: تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو عاجزی ظاہر کرکے بھی اور چپکے چپکے بھی واقعی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ناپسند کرتے ہیں جو حد سے نکل جاویں اور دنیا میں بعد اس کے کہ اس کی درستی کر دی گئی ہے۔ فساد مت پھیلاؤ اور تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرو۔ خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اور امیدوار رہتے ہوئے بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت نزدیک ہے نیک کام کرنے والوں سے۔

تفسیر و تشریح

یہ آٹھویں پارہ سورۃ اعراف کی دو آیات ہیں۔ گزشتہ آیت میں بتلایا گیا کہ یہ آسمان زمین اور کائنات کا یہ وسیع اور منظم کارخانہ جس میں سورج چاند ستارے اپنے اپنے مقام پر اپنا اپنا کام کر رہے ہیں کبھی دن ہے کبھی رات ہے۔ یہ سب آپ ہی آپ خود بخود تو نہیں بن گیا بلکہ اس سب کا بنانے والا اللہ ہے اور وہی تمام عالم کا رب ہے اور تمام کائنات پر اسی کا حکم چلتا ہے کوئی اس کے حکم سے منہ نہیں موڑ سکتا تو جب وہی خلاق مطلق اور رب العالمین ہے اور وہی سب کا کارساز ہے اور اسی میں تمام خوبیاں موجود ہیں اور وہی قدرت کاملہ کا مالک ہے تو اب ان آیات میں بتلایا جاتا ہے کہ اسی کے سامنے گڑگڑا کر نہایت عاجزی اور لجاجت کے ساتھ اس سے دعا کیا کرو۔ لفظ دعا عربی زبان میں کسی کو حاجت روائی کے لیے پکارنے کے معنی میں بھی آتا ہے اور مطلق یاد کرنے کے معنی میں بھی اور یہاں دونوں معنی مراد ہو سکتے ہیں پہلی صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ اپنی حاجات صرف اللہ تعالیٰ سے مانگو اور دوسری صورت میں یہ کہ ذکر عبادت صرف اسی کی کرو اور دونوں تفسیر سلف صالحین ائمہ تفاسیر سے منقول ہیں۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ (یعنی پکارو اپنے رب کو اپنی حاجات کے لیے ارشاد فرمانے کے بعد دعا کے دو اہم آداب ذکر فرمائے جاتے ہیں تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ط تضرع کے معنی عجز و انکساری اور اظہار تذلل کے ہیں اور خفیہ کے معنی پوشیدہ۔ چھپا ہوا۔ چپکے چپکے یعنی دعا کے لیے پہلی ضروری ہدایت یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے عجز و انکساری اور تذلل کا اظہار کرکے دعا کرے۔ یعنی الفاظ دعا بھی عجز و انکساری کے ہوں۔ لب و لہجہ بھی تواضع اور انکساری کا ہو۔ ہیئت دعا مانگنے کی بھی عجز و انکساری کی ہو۔ دوسری ہدایت یہ کی گئی کہ دعا آہستہ اور خفیہ مانگنا بہتر۔ افضل اور قریب قبول ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دعا میں اخفاء بہ نسبت جہر کے اولیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کے ذکر میں سورہ مریم سولہویں پارہ میں ارشاد فرمایا إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا ہ جبکہ انہوں نے اپنے پروردگار کو خفیہ طور پر پکارا یعنی آہستہ اور چپکے سے۔ حضرت عطا کہتے ہیں کہ آمین ایک دعا ہے اور سب کو معلوم ہے کہ دعا کا آہستہ اور خفیہ کرنا بہتر ہے اسی لیے امام اعظم ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد آمین آہستہ کہنا بہتر ہے اور جمہور صحابہ و تابعین کا یہی مذہب ہے کیونکہ دعا میں اخفاء اقرب الی الادب ہے۔ حضرت حسن بصریؒ فرماتے کہ علانیہ اور جہراً دعا کرنے میں اور آہستہ اور پست آواز سے کرنے میں ۷۰ (ستر) درجہ فضیلت کا فرق ہے سلف صالحین کی عادت یہ تھی کہ ذکر و دعا میں بڑا مجاہدہ کرتے تھے اور اکثر اوقات مشغول رہتے تھے مگر کوئی انکی آواز نہ سنتا تھا بلکہ انکی دعائیں صرف ان کے اور ان کے رب کے درمیان میں رہتی تھیں۔ ان میں سے بہت سے حضرات پورے قرآن کے حافظ ہوتے تھے اور تلاوت کرتے رہتے تھے مگر کسی دوسرے کو خبر نہ

ہوتی تھی۔ بعض لوگ بڑے فقیہ ہوتے تھے اور لوگوں کو اس بات کا علم بھی نہ ہوتا تھا۔ بہت سے حضرات اپنے اپنے گھروں میں لمبی لمبی نمازیں پڑھتے اور ان کے گھر میں رہنے والے مہمانوں کو اس کا شعور بھی نہ ہوتا۔ اور فرمایا کہ ہم نے ایسے حضرات کو دیکھا ہے کہ وہ تمام عبادات جن کو وہ پوشیدہ کر کے ادا کر سکتے تھے کبھی نہیں دیکھا گیا کہ اس کو ظاہر کر کے ادا کرتے ہوں۔ ان کی آوازیں دعاؤں میں نہایت پست ہوتی تھیں۔

حضرت مفتی اعظم مولانا محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کے تحت اپنی تفسیر معارف القرآن میں لکھا ہے:

" ہمارے زمانہ کے ائمہ مساجد کو اللہ تعالیٰ ہدایت فرماویں کہ قرآن اور سنت کی اس تلقین اور بزرگان سلف کی ہدایت کو یکسر چھوڑ بیٹھے ہر نماز کے بعد دعا کی ایک مصنوعی سی کارروائی ہوتی ہے بلند آواز سے کچھ کلمات پڑھے جاتے ہیں جو آداب دعا کے خلاف ہونے کے علاوہ ان نمازیوں کی نماز میں بھی خلل انداز ہوتے ہیں جو مسبوق ہونے کی وجہ سے امام کے فارغ ہونے کے بعد اپنی باقی ماندہ نماز پوری کر رہے ہیں۔ غلبہ رسوم نے اس کی برائی اور مفاسد کو انکی نظروں سے اوجھل کر دیا ہے کسی خاص موقعہ پر خاص دعا پوری جماعت سے کرانا مقصود ہو تو ایسے موقعہ پر ایک آدمی کسی قدر آواز سے دعا کے الفاظ کہے اور دوسرے آمین کہیں اس کا مضائقہ نہیں۔ بشرطیکہ دوسروں کی نماز عبادت میں خلل کا موجب نہ بنیں اور ایسا کرنیکی عادت حد اعتدال سے تجاوز کر نہ لے۔"

حکم دعا اور آداب دعا اور ممنوعات دعا کے بعد ارشاد ہوا وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا یعنی زمین میں فساد اور خرابی پیدا مت کرو۔ بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی درستی فرما دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اپنے احکام و فرامین نازل کر دیئے۔ اپنی کتاب اور ہدایتیں بھیج کر زمین کی اصلاح اور درستی کی صورت ظاہر کر دی۔ تو اب اپنے گناہوں اور نافرمانیوں کے ذریعہ فساد نہ مچاؤ اور خرابی پیدا نہ کرو اور کفر و شرک سے تباہی نہ پھیلاؤ اگر انسان اسی قانون پر چلا جو اس کے لیے مقرر کئے گئے ہیں تو اس کے لیے زمین کی حالت سنوری رہے گی اور اگر اس نے خلاف ورزی کی تو وہ اپنے لیے زمین کی حالت بگاڑلے گا۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے قانون پر چلنا زمین کے لیے اصلاح ہے اور اس کے قانون سے ہٹنا زمین کے اوپر فساد کا باعث ہوگا۔ گویا خدائے تعالیٰ کی نافرمانی ہی کا دوسرا نام فساد باطنی ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو ہر گناہ اور خدا تعالیٰ سے غفلت اور اس کی ہر نافرمانی دنیا میں نہ صرف فساد باطنی پیدا کرتی ہے بلکہ ظاہری فساد بھی اس کا لازمی ثمرہ ہوتا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ ہی کی ذات خالق مالک اور حاکم ٹھہری تو پھر یہ ہدایت دی جاتی ہے وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا یعنی اللہ تعالیٰ کو پکارو خوف اور امید کے ساتھ یعنی تمہیں خوف ہو تو اللہ سے ہو اور تمہاری امیدیں بھی اگر کسی سے وابستہ ہوں تو صرف اللہ سے ہوں گویا اللہ کو پکارو تو اس احساس کے ساتھ پکارو کہ تم اگر فلاح و سعادت کو پہنچ سکتے ہو تو صرف اس کے کرم سے اس کی مدد اس کی رہنمائی سے ورنہ جہاں تم اس کی تائید و توفیق اور اعانت سے محروم ہوئے تو پھر نامرادی کے سوا دوسرا کوئی انجام نہیں۔ اخیر میں یہ بھی بتلا دیا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ط کہ اللہ کی رحمت نیکو کاروں کے قریب ہے۔ اس میں اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے قریب ہونے کے لیے محسن یعنی نیک عمل ہونا درکار ہے۔

ان آیات میں یہی مضمون بیان فرمایا گیا ہے:۔

" تم لوگ ہر حالت اور ہر حاجت میں اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو عاجزی ظاہر کر کے بھی اور چپکے چپکے بھی۔ البتہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ناپسند کرتے ہیں جو دعا میں حد ادب سے نکل جاویں۔ (مثلاً جو باتیں عقلاً محال ہوں یا شرعاً محال ہوں یا عادت کے خلاف ہوں یا معاصی اور گناہ کی باتیں ہوں یہ سب نہ ڈالیں کہ عوام یہ سمجھنے لگیں کہ دعا کرنے کا طریقہ یہی ہے جیسا کہ آجکل عام طور سے ہو رہا ہے۔"

یہ بیان اپنی حاجات کے لیے دعا مانگنے کا تھا اگر دعا کے دوسرے معنی یعنی ذکر و عبادت کے لیے جائیں تو اس میں بھی علمائے سلف کی تحقیق یہی ہے کہ ذکر سر ذکر جہر سے افضل ہے اور صوفیائے کرام میں مشائخ چشتیہ جو مبتدی کو ذکر جہر کی تلقین فرماتے ہیں۔ وہ اس شخص کے حال کی مناسبت سے بطور علاج کے ہے تاکہ جہر کے ذریعہ کسل و غفلت دور ہو جائے۔ اور قلب میں ذکر اللہ کے ساتھ ایک لگاؤ پیدا ہو جائے ورنہ فی نفسہٖ ذکر میں جہر کرنا ان کے یہاں بھی مطلوب نہیں گو جائز ہے اور جواز اس کا بھی حدیث سے ثابت ہے۔ بشرطیکہ اس میں ریا اور نمود نہ ہو۔ بلکہ خاص خاص حالات اور اوقات میں جہر ہی مطلوب اور افضل ہے ان اوقات و حالات کی تفصیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و عمل سے واضح فرما دی ہے۔ مثلاً اذان و اقامت کا بلند آواز سے کہنا۔ جہری نمازوں میں بلند آواز سے تلاوت قرآن پاک کرنا۔ تکبیرات نماز۔ تکبیرات تشریق۔ حج میں تلبیہ بلند آواز سے کہنا وغیرہ۔ اسی لئے فقہائے فیصلہ اس باب میں یہ فرمایا ہے کہ جن خاص حالات اور مقامات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قولاً

یا عملاً جہر کرنے کی تلقین فرمائی ہے وہاں تو جہر ہی کرنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ دوسرے حالات و مقامات میں ذکر خفی اولیٰ و انفع ہے۔

الغرض، آداب دعا میں تضرع اور خفیہ فرما کر آگے ارشاد فرمایا۔ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ۔ اللہ تعالیٰ حد سے آگے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتے۔ حد سے آگے بڑھنا خواہ دعا میں ہو یا کسی دوسرے عمل میں سب کا یہی حال ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں بلکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو دین اسلام نام ہی حدود وقیود کی پابندی اور فرمانبرداری کا ہے۔ نماز روزہ۔ حج زکوٰۃ اور تمام معاملات وعبادات میں حدود شرعیہ سے تجاوز کیا جائے تو وہ بجائے عبادت کے گناہ بن جاتے ہیں۔ دعا میں حد سے تجاوز کرنے کی کئی صورتیں ہیں۔ مثلاً ایک یہ کہ دعا میں لفظی تکلفات قافیہ وغیرہ کے اختیار کئے جائیں جس سے خشوع خضوع میں فرق پڑے، دوسرے یہ کہ دعا میں غیر ضروری شرطیں لگائی جائیں۔ تیسری صورت تجاوز کی یہ ہے کہ عام مسلمانوں کے لیے بد دعا کرے یا کوئی ایسی چیز مانگے جو عام لوگوں کے لیے مضر ہو۔ اسی طرح ایک صورت حد سے تجاوز کی یہ بھی ہے جو اس جگہ مذکور ہے کہ دعا میں بلا ضرورت بلند آواز کی جائے۔ دعا میں ایسی ایسی باتیں طلب کرنا جو عقلاً محال ہوں یا شرعاً محال ہوں یا عادت کے خلاف ہوں یا معاصی اور گناہ کی باتیں ہوں۔ یہ سب بھی دعاء میں حد اعتدال سے تجاوز کرنا ہے) اور دنیا میں بعد اس کے کہ تعلیم توحید بعثت انبیاء اور احکام شرعیہ سے اس کی درستی کر دی گئی ہے۔ فساد مت پھیلاؤ یعنی شرک وکفر اور فسق معاصی اور گناہ کی باتیں مت کرو۔ اور پکارو تم اللہ تعالیٰ کو خوف اور امید کے ساتھ بیشک اللہ تعالیٰ کی رحمت نزدیک ہے نیک کام کرنے والوں سے۔"

خلاصہ یہ کہ ان آیات میں جہاں دعا کرنے کا وجوبی حکم ہے وہیں دعا میں عاجزی وزاری کرنے کا بھی امر دیا گیا اور ساتھ ہی پوشیدہ دعا کرنے کی صراحت فرمائی گئی گویا دعا میں دکھلاوٹ دنمائش کی ضمناً ممانعت فرمائی۔ الغرض جو دعوت فکران آیات میں دی گئی ہے وہ یہی ہے کہ اللہ کو اپنا رب اور خالق اور حاکم تسلیم کرو اور رسولؐ اور کتاب کی ہدایات کے موافق عمل کرو، اگر اعمال صالحہ کو اختیار کیا تو اللہ کی رحمت تمہارے قریب ہے۔

دعا کیجئے

یا اللہ ہم آپ کو اپنا خالق۔ رازق وحاکم اور معبود حقیقی سمجھ کر آپکی اطاعت وفرمانبرداری میں لگے رہیں اور ہر معاملہ میں ہم آپ ہی کو کارساز اور اپنا حاجت روا سمجھیں۔

یا اللہ ہمیں عجز وزاری کے ساتھ خفیہ دعائیں مانگنے کی توفیق عطا فرما اور ہم کو اپنے محسنین بندوں کے گروہ میں شامل فرما اور اپنی رحمتیں وبرکات اور ہر حال میں ہمارے شامل حال فرمائیں

تاریخ

خسرو پرویز
شاہ فارس کا انجام

از محمد اقبال حیدرآباد

روم کی طرح فارس بھی قدیم شہنشاہیت کا گہوارہ تھا۔ فارس وسطِ ایشیا کا عظیم تاریخی ملک ہے اس کی حدود سلطنت ایک طرف سندھ تک پھیلی ہوئی تھیں اور دوسری جانب عراق اور عرب کے اکثر حصے یعنی بحرین اور عمان بھی فارس کے زیرِ اقتدار تھے۔ یہ ایشیا کی عظیم الشان سلطنت تھی اور شان و شوکت میں دنیا کی ساری حکومتوں سے بازی لے گئی تھی روم و فارس کی سلطنتوں پر صدیاں گذر چکی تھیں۔ اس لیے وہ ساری خرابیاں جو استبدادِ سلطنت کا لازمی نتیجہ ہیں انکی جڑ پکڑ چکی تھیں۔ دنیوی تعیش کو انہوں نے اپنی زندگی بنالیا تھا۔ ہر شخص دولت اور سرمائے کی تلاش میں سرگرداں نظر آتا تھا۔ عزت و عظمت کا مدار سرمایہ داری بن گیا تھا طبیعتیں نفسانیت کی عادی ہوگئی تھیں۔ دادِ عیش دینے کے لیے نئے نئے طریقے ایجاد کیے جاتے تھے۔ امرا سلطنت اور فوجی حکام اس جدوجہد میں مشغول نظر آتے کہ اسبابِ تعیش میں کس طرح دوسروں پر بازی لے جائیں۔ ایکدوسرے پر فخر و مباہات کے لیے ضروری قرار دیا گیا کہ انکے پاس عالی شان اور سربفلک محل ہوں جن کے گرد بے نظیر پائیں باغ ہوں، سونے اور چاندی کے برتن ہوں۔

خسرو پرویز نے دریائے دجلہ کے پار مدائن سے ساٹھ میل دور دست گرد کے مقام پر ایک شاندار محل تعمیر کروایا اور مفتوحہ ممالک کے تمام خزائن وہاں جمع کردیئے مؤرخین کی اطلاع کے مطابق یہ محل اس قدر وسیع تھا کہ اس کے چھتوں کو سہارا دینے کے لیے چار ہزار ستون بنائے گئے تھے۔ ایکہزار سنہرے فانوس محل میں آویزاں تھے۔ محل کے باہر میلوں تک باغات پھیلے ہوئے تھے۔ محل کے اندر تین ہزار حسین و جمیل لونڈیاں تھیں۔ سونے چاندی اور جواہرات کے ایک سو خانے مخصوص تھے۔ بیرونی ممالک کے سفیر اس محل اور اس کی شان و شوکت کو دیکھ کر متحیر رہ جاتے تھے۔

غرض کہ دوسرے ممالک کی طرح فارس کی اخلاقی حالت بھی بہت ابتر تھی۔ یزداں و اہرمن نیکی اور بدی کے دو خدا سمجھے جاتے تھے۔ آتش پرستی ملک کا عام مذہب تھا عقل و شعور کا سارا سرمایہ اوہام پرستی اور خام خیالی کی نذر ہوگیا تھا۔ طاقت ور کا کمزور پر ظلم کرنا اور زبردست کا زیردست کو کچا جانا ان کی زندگی کا روزمرّہ کا معمول بن چکا تھا۔

۶۲۸ء میں بارگاہِ رسالت کے سفیر حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمیؓ جب فارس پہنچے تو خسرو نینوا میں مقیم تھا اور قیصر روم سے جنگ کی تیاری کر رہا تھا فارس کے معمول کے مطابق بڑے جاہ و جلال اور شان و شوکت کے ساتھ خسرو تختِ سلطنت پر متمکن تھا کہ نقیب کی آواز پر ایک شخص دربار میں حاضر ہوا۔ حاضرین نے بڑی حیرت اور استعجاب کے ساتھ اسے دیکھا۔ اتنے معمولی لباس اور اس قدر سادگی اور بے باکی سے آج تک خسرو کے دربار میں کوئی نہیں آیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن حذافہؓ نے نامہ مبارک شہنشاہ فارس کے سامنے پیش کردیا۔ خسرو پرویز نے ترجمان کو بلاکر پڑھنے کا حکم دیا۔ فرمانِ رسالت میں لکھا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

محمد رسول اللہ کی طرف سے

کسریٰ شاہ فارس کے نام

جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے اس پر سلام۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا جو اکیلا اور لاشریک ہے کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔ خدا نے مجھے دنیا کے لیے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے تاکہ ہر زندہ انسان کو خدا کا خوف دلاؤں۔ اسلام قبول کر لیجئے اور محفوظ ہو جائیے۔ اگر آپ نے انکار کیا تو تمام مجوسی (زرتشتی) کا گناہ بھی آپکے ذمّہ ہوگا۔

اللہ
رسول
محمد

تاجدارانِ فارس اپنے آپکو خدائے بزرگ و برتر کا شریک سمجھتے تھے۔ انکی اس حیثیت کے اعتراف کے لیے ہر شخص کو دربار میں حاضر ہوتے وقت سجدہ کرنا پڑتا تھا۔ خسرو جو اپنے آپکو دوسرا خدا سمجھتا تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوب گرامی کے مضمون کو اس نے جب سنا تو نامہ مبارک کے آزادانہ لہجے اس کے بے باکانہ ایجاز اور اس کے صاف گویانہ انداز کو دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ وہ شخص جسکے آستانہ عظمت پر کروڑوں سجدہ ریزی کے خوگر تھے حیران تھا کہ اس سرزمین پر کوئی ایسا شخص بھی ہوسکتا ہے جو اس کے نام سے پہلے اپنا نام لکھنے کی جرأت کرسکے۔ خسرو پرویز کو شہنشاہانہ عظمت و جبروت کے نشے میں خدائے بے ہمتا کی ہم پائیگی کا دھوکہ ہوا۔ فارس کا دستور یہ تھا کہ بادشاہوں کو جو خطوط لکھے جاتے تھے ان میں سب سے اوپر بادشاہ کا نام ہوتا تھا۔ فرمانِ رسالتؐ کو خدا کے نام سے شروع کیا گیا تھا پھر خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی تھا۔ آپ پیغمبر تھے اس لیے آپؐ کے خط کا اسلوب پیغمبرانہ تھا۔ خسرو پرویز فرعونِ وقت تھا۔ اس نے اسے اپنی توہین سمجھا۔ اس نے نہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کی توہین کی بلکہ آپؐ کے خط کی بھی توہین کی۔ اس کے غرور تکبر کی وجہ یہ تھی کہ اس کو عظیم سلطنت کی حکمرانی حاصل تھی۔ ایران میں مجوسی مذہب رائج تھا اور "آگ" کی پرستش ہوا کرتی تھی۔ یہ عربوں کے عقائد سے بالکل مختلف و مخالف تھا۔ اس لیے ان کو یہ بات عجیب نظر آئی کہ کوئی عرب ان کو ایسا دعوت نامہ ارسال کرے جس میں دوسرا دین ماننے کی تلقین ہو اور نہ ماننے کی صورت میں عذاب و سزا کی وعید سنائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سال ہجرت فرمائی پرویز کی بادشاہت کا بتیسواں سال تھا اور جب ہجرت کے چند سال بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نامہ مبارک ارسال فرمایا تو اس کی بادشاہت کے انتالیس سال ہوچکے تھے۔ جب کسریٰ پرویز کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد دعوتِ اسلام لے کر پہنچا تو اس نے حکم دیا کہ خط پڑھا جائے۔ اور اس کا ترجمہ کیا جائے۔ مکتوب مبارک

پڑھنا شروع کیا گیا لیکن ابھی ختم بھی نہ کیا تھا کہ وہ غضب ناک ہو گیا۔ نامہ مبارک کو پھاڑ کر پھینک دیا اور جوش ملوکیت سے بپھر کر کہا: "وہ شخص مجھے ایسا خط لکھ رہا ہے حالانکہ وہ بھی میرا غلام ہے" تکبر اور بڑائی کے زعم میں خسرو نے خط کو پھاڑ کر صفحۂ ہستی سے اپنا نام مٹا دیا۔

خسرو اسقدر برافروختہ ہوا کہ اس نے فوراً والی یمن باذان کو حکم بھیجا کہ وہ حجاز سے مدعی نبوت کو گرفتار کر کے دربار میں حاضر کرے۔ باذان نے امتثال امر میں بالوّیہ اور خرخرہ نامی دو اہل کاروں کو آپ کے پاس بھیجا۔ انہوں نے بارگاہ رسالت میں پہنچ کر آپ کو ایران چلنے کے لیے کہا اور دھمکی دی کہ انکار کی صورت میں شہنشاہ ایران مدینے کی اینٹ سے اینٹ بجا دے گا۔

ابی سلمہ بن عبدالرحمٰنؓ فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ گرامی کسریٰ کے پاس پہنچا اور اس نے پڑھ کر پرزے پرزے کر دیا اور حاکم باذان کو جو اس کی طرف سے یمن کا گورنر تھا اس مضمون کا ایک خط لکھا کہ دو مشنڈے مسٹنڈے آدمیوں کو ملک حجاز بھیج دے جو اس آدمی (حضورؐ) کو پکڑ کر میرے پاس لے آئیں۔ باذان نے اپنے میر منشی ابو نوہ کو کسریٰ کا خط دیا اور ایک آدمی کو ساتھ کر کے حضورؐ کے پاس بھیجا۔ ابو نوہ بہت بڑے کاتب اور حساب دان تھے خط یہ تھا! "کہ آپؐ دونوں آدمیوں کے ہمراہ کسریٰ کے پاس چلے جائیں" باذان نے اپنے میر منشی کو ہدایت کی تھی کہ ان (حضورؐ) سے بات چیت کرنا اور ہر چیز بڑے غور سے دیکھنا اور ان سب باتوں کی اطلاع مجھے کر دے پاس آنا۔ یہ دونوں چل کر طائف ٹھہرے وہاں قریشی سوداگروں سے کچھ معلومات کیں۔ معلوم ہوا کہ حضور نبی علیہ السلام مدینہ میں ہیں اور یہ تاجر بہت خوش ہوئے کہ اب تو کسریٰ آپ کے پیچھے پڑ گیا اور آپس میں کہنے لگے کہ اب ہمیں اس آدمی سے لڑنے جھگڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ سارا کسریٰ نکال دے گا۔ یہ دونوں وہاں سے چل کر مدینے پہنچے۔ آپؐ سے ابو نوہ نے سلسلہ گفتگو شروع کیا۔ کسریٰ نے باذان کو لکھا تھا کہ آپ کے پاس کسی ایسے آدمی کو بھیج دے جو آپؐ کو کسریٰ کے پاس پہنچائے۔ چنانچہ ہم دونوں کو باذان نے اسی غرض سے بھیجا ہے تاکہ آپؐ ہمارے ساتھ تشریف لے چلیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ اب تم جاؤ۔ کل صبح میرے پاس آنا۔ یہ دونوں آدمی اگلے روز صبح صبح ہی آپؐ کی خدمت میں آ گئے۔ آپؐ نے ان دونوں کو خبر دی۔ اللہ پاک نے کسریٰ کو قتل کرا دیا اور اس کے بیٹے شیرویہ کو اس کی سلطنت پر مقرر کر دیا اور یہ قصہ فلاں مہینے کی فلاں تاریخ کو ہوا ہے۔ ان دونوں نے کہا کہ کیا آپؐ جانتے ہیں کہ آپؐ کیا کہہ رہے ہیں؟ کیا ہم باذان کو یہ بات لکھ دیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں ہاں ضرور لکھوا دو اور اسے یہ بھی لکھ دو کہ اگر تو اسلام لے آئیگا تو جتنی سلطنت تیرے قبضہ میں ہے میں تجھے دے دوں گا اس کے بعد آپ نے جدہ حمیرہ کو ایک پیٹی جو آپؐ کو بطور ہدیہ کسی نے دی تھی جس میں سونا اور چاندی جڑا ہوا تھا، عطا فرمائی۔ یہ دونوں آپؐ سے رخصت ہو کر باذان کے پاس پہنچے اور اس سے سارا قصہ کہہ سنایا۔ باذان نے کہا خدا کی قسم یہ بادشاہ کا کلام نہیں اور جو کچھ اس نے کہا ہے ہم اس کی تحقیق کیے لیتے ہیں۔ ابھی کچھ دیر نہ گذری تھی کہ اس کے پاس شیرویہ کا خط آیا جس میں یہ مضمون تھا

"میں نے کسریٰ کو اہل فارس کے انتقامی جذبہ میں قتل کر دیا۔ اس لیے کہ کسریٰ شرفاء فارس کے قتل کو حلال کیے ہوئے تھا۔ تم میری اطاعت اور فرمانبرداری مع ماتحتوں کے اختیار کر لو اور اس آدمی (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کو جس کی گرفتاری کے بارے میں کسریٰ نے تمہیں لکھا تھا کسی اذیت کا ارادہ مت کرو۔ باذان نے یہ پڑھ کر کہا بے شک وہ آدمی نبی اور اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں اور اسلام لے آیا اور اہل فارس کے جتنے لوگ یمن میں موجود تھے یہ بھی اسلام لے آئے۔

حضرت ابی بکرہؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام کسریٰ کے پاس پہنچا تو اس نے اپنے گورنر کو جو یمن اور اس کے آس پاس کی جو عرب آبادی ہے اس کا حاکم تھا اس کا نام باذان تھا۔ لکھ کر بھیجا کہ مجھے یہ اطلاع پہنچی ہے کہ تمہارے اطراف میں ایک ایسا آدمی ظاہر ہوا ہے جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس سے کہہ دو کہ اس بات سے رک جائے۔ ورنہ میں اس کے پاس ایسا لشکر بھیجوں گا جو اس کو اور اس کی قوم کو قتل کر دے گا۔ باذان کے ایلچی نے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ پیغام پہنچایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں نے اپنی طرف سے یہ سلسلہ اٹھایا ہوتا تو البتہ رک جاتا۔ لیکن اللہ عزوجل نے مجھے اس کام پر لگایا ہے۔ وہ ایلچی آپؐ کے پاس مقیم ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ میرے پروردگار نے کسریٰ کو مار ڈالا۔ آج دن کے بعد اب کسی کا لقب کسریٰ نہ ہوگا۔

ایک روایت میں ہے۔ باذان نے پوچھا مجھے بتاؤ تم لوگوں نے اُسے (حضورؐ) کو کیسے پایا۔ ان لوگوں نے کہا ہم نے کسی بادشاہ کو ایسا سادہ نہیں پایا۔ وہ عام لوگوں کے ساتھ بلا کسی خوف و خطر کے چلتے پھرتے ہیں۔ ان کا لباس معمولی ہے۔ نہ کوئی پہرے دار اور چوکیدار ہے نہ لوگ ان کی آواز پر اپنی آواز بلند کرتے ہیں۔

کسریٰ نے جب خط کے پرزے پرزے کر دیئے اور گرفتاری کا حکم دیا تو حضرت عبداللہ بن حذافہ یہ حالت دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور نہایت تحمل اور متانت و سنجیدگی کے ساتھ اہل دربار سے مخاطب ہو کر کہا! اے اہل فارس! عرصہ دراز سے تمہاری زندگی ایسی جہالت میں گذر رہی ہے کہ نہ تمہارے پاس خدا کی کوئی کتاب ہے اور نہ کوئی خدا کا پیغمبر تمہارے یہاں مبعوث ہوا ہے۔ جس سلطنت پر تمہیں غرہ ہوا ہے وہ خدا کی زمین کا بہت ہی مختصر ٹکڑا ہے۔ دنیا میں اس سے کہیں زیادہ بڑی بڑی حکومتیں موجود ہیں۔" بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ سے پہلے بہت سے بادشاہ گذرے ہیں ان میں جس نے آخرت کو اپنا منتہائے مقصود سمجھا وہ دنیا سے اپنا حصہ لے کر بامراد ہو گیا اور جس نے دنیا کو مقصود بنایا اس نے آخرت کے اجر کو ضائع کر دیا۔ افسوس کہ میں نجات و فلاح کے جس پیغام کو لے کر آپ کے پاس آیا ہوں آپ نے اُسے حقارت سے دیکھا۔ حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ یہ پیغام ایسی جگہ سے آیا ہے جس کا خوف آپکے دل میں موجود ہے یاد رہے کہ حق کی یہ آواز آپ کی تحقیر سے دب نہیں سکتی۔

حضرت عبداللہ بن حذافہؓ اہل فارس کو یہ تنبیہ کر کے دربار سے چلے گئے اور بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر تمام واقعہ عرض کر دیا۔ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کہ اسی طرح کسریٰ کی حکومت چاک ہو جائے گی۔ چنانچہ چند ہی سال بعد عہد فاروقی میں ہزاروں برس کی اس عظیم الشان سلطنت کے پرزے اڑ گئے۔

خسرو پرویز کے پاس جب مکتوب نبوی پہنچا تو وہ عراق میں نینوا کے مقام پر قیصر روم سے فیصلہ کن جنگ کی تیاری میں مصروف تھا۔ اس جنگ میں خسرو کو شرمناک شکست اٹھانی پڑی۔ روم کی فوجیں ایران کے دارالسلطنت کے قریب پہنچ گئیں۔ عین اس موقع پر خود خسرو پرویز کے خلاف گھر میں بغاوت رونما ہو گئی۔ اس کے بیٹے شیرویہ نے خسرو کو قید کر لیا۔ خسرو کے اٹھارہ بیٹے اس کی آنکھوں کے سامنے قتل کیے گئے۔ ان پے در پے مصائب و صدمات اور قید کی سختیوں کی تاب نہ لا کر خسرو پرویز کی شمع حیات بجھ گئی۔ طبری میں ہے کہ شیرویہ نے خسرو کو ۱۳ جمادی الاولیٰ ۷ھ مطابق ۲۵ فروری ۶۲۸ء کی شب قتل کیا۔

صحابہ کرامؓ کی ایمانی قوت دیکھیں کہ حضرت عبداللہؓ بن حذافہؓ جب خسرو کے دربار میں جاتے تو گھبراہٹ کا نام و نشان نہیں۔ اہل دربار نے جب اس کملی پوش کو اس بے خوفی اور شان استغنا سے آتے دیکھا تو حیران رہ گئے کہ یہ کیسا نڈر آدمی ہے جس بارگاہ میں بڑے بڑے بادشاہ بھی سربسجود ہوتے ہوئے لرزتے ہیں وہ یوں چلا آ رہا ہے جیسے یہ دربار شاہی نہیں بلکہ کاروان سرائے ہے۔ چوب داروں نے اسے سجدہ کرنے کے لیے ٹوکا مگر اس نے انکار کر دیا کہ "ہم اللہ کے سوا کسی مخلوق کو سجدہ نہیں کرتے" یہ سن کر تند خو خسرو بھڑک اٹھا کہ اس وحشی کی یہ مجال کہ شہنشاہ فارس کو خود اس کے منہ پر اس طرح توہین کرے سارا دربار خسرو کے جلال کو دیکھ کر کانپ اٹھا۔ مگر حضرت عبداللہ بن حذافہؓ پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اس نے اپنی آستین میں سے خط نکال کر اسی بے خوفی کے ساتھ خسرو کے آگے بڑھا دیا۔

خسرو نے عبداللہ بن حذافہؓ سے پوچھا۔ "تم نے ہماری بارگاہ پر سجدہ کیوں نہیں کیا؟ عبداللہ بن حذافہؓ نے کہا" ہم مسلمان اللہ کے سوا کسی کے آگے نہیں جھکتے ہمارے صاحب نے ہم کو یہی تعلیم دی ہے۔ خسرو نے بگڑ کر کہا! اگر تم سفیر نہ ہوتے تو میں تمہارے قتل کا حکم دے دیتا۔

شعر و شاعری بھی دین کی تبلیغ و دعوت کا ایک موثر ذریعہ ہے

ذیل میں ہم بقیۃ السلف حضرت مولانا محمد احمد صاحب دامت برکاتہم کے ملفوظات کا وہ حصہ پیش کر رہے ہیں جس سے شعر و شاعری کی افادیت صحابہ کرام اور اہل اللہ کے اس سے تعلق، افادہ اور استفادہ پر روشنی پڑتی ہے اور اس کی ضرورت کا اندازہ ہوتا ہے۔

ع۔ ہیں صادق آپ گر لے دوست اقرار محبت میں
طلب خود کر لیے جائیں گے دربار محبت میں

سنئیے! یہ جو اشعار میں پڑھ رہا ہوں اس میں بھی دین کی دعوت و تبلیغ ہے اور مبلغ و داعی کا کلام جو نظم میں ہو یا نثر میں ہو اس میں بات اللہ اور اس کے رسول کی ہونی چاہیے اور شریعت و سنت کی ترجمانی ہونی چاہیے، اللہ و رسولؐ کی بات جس طرح نثر میں پیش کی جاتی ہے اسی طرح نظم میں بھی پیش کی جا سکتی ہے۔ بلکہ بسا اوقات نظم زیادہ موثر ثابت ہوتی ہے۔

"اسوۂ صحابہ" ایک کتاب ہے جس میں صحابہ کرامؓ کے حالات درج ہیں اس میں لکھا ہے کہ بجز چند صحابہ کے تمام صحابہ کرامؓ نے خود اشعار کہے ہیں اور دوسروں سے بھی سنا ہے البتہ ان کے اشعار میں اللہ و رسولؐ کی باتیں اور دین کی دعوت ہوتی تھی، اب ہم آپ کے سامنے اسوۂ صحابہ سے کچھ عبارتیں نقل کرتے ہیں صحابہ کرامؓ اگرچہ ملکی مہمات، مذہبی خدمات اور علمی مشاغل میں مصروف رہتے تھے، تاہم ان میں شعر و سخن کا مذاق عام طور پر پایا جاتا تھا اس لئے جب ان مشاغل سے فرصت ہوتی تھی تو خود اشعار پڑھتے تھے۔ دوسروں سے اشعار پڑھوا کر سنا کرتے تھے۔ اور ان سے سنتے تھے اور ان سے لطف اندوز ہوتے تھے، چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسب معمول بعد نماز فجر طلوع آفتاب تک مصلیٰ پر نشست فرماتے تھے تو اس حالت میں صحابہ کرامؓ زمانۂ جاہلیت کے واقعات کا ذکر کرتے تھے، اشعار پڑھتے تھے ہنستے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان تذکروں کو سن کر مسکراتے تھے اس مقدس صحبت کے علاوہ ان کی مجالس میں عام طور پر شعر و شاعری کا چرچا رہتا تھا اور یہ ان کی زندہ دلی کی ایک بڑی علامت تھی، چنانچہ "ادب المفرد" میں ہے:۔

لم یکن أصحاب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم متحزقین ولا متماوتین وکانوا یتناشدون الشعر فی مجالسھم ویذکرون أمر جاھلیتھم۔

یعنی صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردہ دل اور خشک مزاج نہ تھے، وہ اپنی مجلسوں میں اشعار پڑھتے تھے اور زمانۂ جاہلیت کے واقعات کا تذکرہ کیا کرتے تھے۔

خلفاء میں حضرت عمرؓ اگرچہ ہمیشہ بڑی بڑی ملکی مہمات میں مصروف رہتے تھے تاہم جب موقع ملتا تھا تو نہایت شوق سے شعراء کے اشعار سنتے تھے اور ان سے لطف اٹھاتے تھے، ایک بار سفر حج کو نکلے تو قافلہ کے ساتھ حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بھی تھے لوگوں نے حضرت خواتؓ سے کہا کہ ضرار بن خطاب کے اشعار سناؤ، لیکن حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ان کو اپنے ہی اشعار سنانے دو، چنانچہ وہ صبح تک مسلسل اپنے اشعار پڑھتے رہے، صبح ہوئی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اب بس کرو۔ ایک دفعہ حضرت عبداللہ

بن عباس رضؓ سے رات بھر اشعار پڑھوایا کئے جب صبح ہونے لگی تو کہا اب قرآن پڑھو۔

یہ ذوق صرف سننے سنانے اشعار پر موقوف نہ تھا بلکہ ان کو بذاتِ خود ہر قسم کے اشعار اس کثرت سے یاد تھے کہ جب کوئی واقعہ یاد آتا تو اس پر کوئی نہ کوئی شعر ضرور پڑھ دیتے، حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اگرچہ زہد مجسم تھے تاہم شعر و سخن کے بڑے ادا شناس تھے اور خود شعر کہتے تھے، چنانچہ ایک غزوہ میں ایک مستقل قصیدہ لکھا ہے۔

اس کے سیدنا ابوبکر صدیق رضؓ، سیدنا عثمان غنی رضؓ، سیدنا علی کرم اللہ وجہہ رضؓ کے متعدد منتخب اشعار نقل فرما کر صاحب کتاب تحریر فرماتے ہیں۔

خلفاء کے علاوہ اور جتنے صحابہ رضؓ تھے سب کے سب شعر و سخن کا ذوق رکھتے تھے، چنانچہ زمانۂ حال کے ایک مصنف نے جمہرۃ العرب کے حوالہ سے لکھا ہے کہ:۔

فلم یبق من الصحابۃ من لو نقل الشعر او یتمثل بہ "یعنی کوئی صحابی ایسا نہ تھا کہ جس نے کوئی نہ کوئی شعر نہ کہا ہو یا نہ پڑھا ہو" (اسوۂ صحابہؓ حصہ دوم ص ۳۶)

کفار و مشرکین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے اشعار میں طعن کیا کرتے تھے تو حضرت حسان اور دیگر صحابہ کرام رضؓ اشعار ہی سے ان کا جواب دیا کرتے تھے اور جبرئیل امین اس کی تائید کیا کرتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ جو اشعار دینی مضامین پر مشتمل ہوں ان کے پڑھنے میں کچھ مضائقہ نہیں، سلفِ صالحین اور اکابر امت نے دین کی دعوت اور اصلاحی مضامین پر مشتمل اشعار خلوت و جلوت میں پڑھے ہیں اور لوگوں کو اس سے محظوظ و متاثر کیا ہے اور بزرگانِ دین نے تصوف و سلوک کے بہت سے اعلیٰ و ارفع مضامین اشعار میں بیان فرمائے ہیں، فارسی زبان میں مثنوی مولانا روم کیسے کیسے مضامین موجود ہیں جس کے پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ بڑے بڑے مشائخ کی مجلسوں میں جاری و ساری ہے البتہ وہ اشعار جن میں گناہ کی باتیں ہوں منکرات و فواحش ہوں ان کا پڑھنا جائز نہیں اور ایسے ہی اشعار کی مذمت نصوص میں وارد ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ ارشاد فرماتے ہیں:۔ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانتَصَرُوا مِن بَعْدِ مَا ظُلِمُوا یعنی شاعروں کی راہ تو بے راہ لوگ چلا کرتے ہیں اے مخاطب کیا تم کو معلوم نہیں کہ وہ لوگ خیالی مضامین کے ہر میدان میں ٹکریں مارتے تلاشِ مضامین میں پھرا کرتے ہیں اور جب کوئی مضمون مل جاتا ہے تو چونکہ اکثر خلاف واقعہ ہوتا ہے اس لئے زبان سے وہ باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں، ہاں مگر جو لوگ (ان شاعروں میں سے) ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کئے (یعنی شرع کے خلاف نہ ان کا قول ہے نہ فعل یعنی ان کے اشعار میں بیہودہ مضامین نہیں ہیں) اور انہوں نے (اپنے اشعار میں) کثرت سے اللہ کا ذکر کیا (یعنی تائید دین اور اشاعت علم میں ان کے اشعار ہیں یہ سب ذکر اللہ میں داخل ہیں۔) اور (اگر کسی شعر میں بظاہر کوئی نامناسب مضمون ہے جیسے کسی کی ہجو اور مذمت جو بظاہر اخلاق کے خلاف ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ) انہوں نے بعد اس کے کہ ان پر ظلم ہو چکا ہے اس کا بدلہ لیا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت حکیم الامت رحؒ بیان القرآن میں تحریر فرماتے ہیں کہ کفار یا فساق نے اول ان کو زبانی تکلیف پہنچائی مثلاً اس کی ہجو کی یا دین کی توہین کی جوابی ہجو سے بھی بڑھ کر تکلیف کا سبب ہے یا ان کے مال کو یا جان کو ضرر پہنچایا تو یہ لوگ مستثنیٰ ہیں، کیونکہ انتقامی طور پر جو اشعار کہے گئے ہیں ان میں بعض تو مباح ہیں اور بعض اطاعت و کارِ ثواب ہیں۔ (تفسیر بیان القرآن) (اس سے بھی معلوم ہوا کہ مطلق اشعار کہنا مذموم نہیں بلکہ بعض اشعار مباح اور بعض موجب اجر و ثواب بھی ہوتے ہیں۔

ایک جگہ کا واقعہ ہے کہ بہت سے حضرات وہاں جمع تھے اور میں بھی موجود تھا ان میں سے ایک صاحب شعراء کی مذمت کرنے لگے تو میں نے کہا کی مذمت ان شعراء کی ہے جو کتاب و سنت کے خلاف اشعار کہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جس شعر میں گناہ کی باتیں ہوں، ہنسی مذاق کی باتیں ہوں یا کسی کی ہجو و مذمت ہو وہ یقیناً مذموم ہوگا لیکن وہ اشعار جو کتاب و سنت کے موافق ہوں اور اس میں دین کی دعوت و تبلیغ ہو ان کو کیسے مذموم کہا جا سکتا ہے۔ لہٰذا شعراء کی مطلقاً مذمت صحیح نہیں جبکہ اہل اللہ اور صحابہ کرام نے اشعار کہے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار سنے ہیں جیسا کہ حسان بن ثابت رضؓ کے بارے میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مسجد نبویؐ میں منبر پر بیٹھ کر اشعار سناتے تھے اور روح القدس آپ کی تائید فرماتے تھے، اہل اللہ جن کے دل میں اللہ کی محبت ہے اور وہ اس سے مست و مخمور ہیں ان کے کلام کی دوسری ہی شان ہوتی ہے اس لئے کہ وہ عالم میدان میں گشت کرتے ہیں یعنی ان پر عشق و محبت کا ایک حال غالب ہوتا ہے اس میں اشعار کہتے ہیں اور شعراء جو محض خیالی میدان میں گشت کرتے رہتے ہیں ان کے کلام میں اور اللہ والوں کے کلام میں بہت فرق ہے۔

میں اس کی ایک مثال دیتا ہوں۔ جیسے آسمان بالکل صاف ہو دھوپ نکلی ہوئی ہو اور بادل کا کہیں نام و نشان نہ ہو پھر اچانک بادل گھر آوے اور خوب بارش ہونے لگے، ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگیں، تو دونوں حالتوں میں کتنا فرق ہے اسی طرح جب اہل اللہ پر حال طاری ہوتا ہے تو ان کی کچھ اور ہی کیفیت ہو جاتی ہے، اور اس کیف و حال میں ڈوب کر جو کلام ان کی زبان سے نکلتا ہے وہ دل پر اثر کرتا ہے اور دل کی گہرائی میں اتر جاتا ہے۔ بعض دفعہ اسی کیف و حال کی برکت سے برسوں کی راہ پل بھر میں طے کرا دیتے

ہیں۔ چنانچہ بزرگانِ دین اثنائے ذکر میں بھی اشعار پڑھتے ہیں، جس سے اللہ تعالیٰ کی محبت ان کے دل میں جوش مارتی ہے اور عشق النبی موجزن ہوتا ہے۔ ایک صاحب نے مجھ سے کہا کہ آپ لوگ رسول کو نہیں مانتے تو میں نے ان سے کہا کہ اس کے جواب میں اس وقت اپنا ایک شعر آپ کے سامنے پڑھتا ہوں اسی سے میرا عقیدہ معلوم ہو جائے گا۔ اس کو سن لینے کے بعد آپ کو اختیار ہے کہ جو خیال چاہیں قائم کریں، پھر میں نے یہی شعر پڑھا ؎

اس کو مل ہی نہیں سکتا کبھی توحید کا جام
جس کی نظروں سے ہے پوشیدہ رسالت کا مقام

ہم مسلمان ہیں قرآن پر ہمارا ایمان ہے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں محمد رسول اللہ تو جو شخص اللہ کو مانتا ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہے وہ اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو نہیں مانتا وہ مومن ہی نہیں اس لئے کہ اس میں قرآن کی آیت کا انکار ہے اسی کو میں نے یوں کہا ہے ؎

اللہ کا انکار ہے انکارِ محمد
اقرار ہے اللہ کا اقرارِ محمد
گر دیدۂ بینا ہو عطا تو نظر آئے
انوارِ الٰہی سے ہیں انوارِ محمد
ہو جاتے تھے ادب سے اصحاب ہمہ تن گوش
اس طرح سنا کرتے تھے گفتارِ محمد
کیا پوچھتے ہو ان کے مدارج کی نہیں تھاہ
انصارِ محمد ہیں یہ انصارِ محمد

میں سچ کہتا ہوں کہ بہت سے ایسے لوگ جو صحیح العقیدہ نہیں تھے ان کے سامنے میں نے صرف اپنے اشعار پڑھے اور کوئی دوسری بات نہیں کی صرف انہیں اشعار کو سن کر وہ تائب ہو گئے اور ان کا عقیدہ صحیح ہو گیا پھر اکثر میری مجلس میں شریک ہونے لگے۔

(روح البیان)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے والہانہ محبت وعقیدت اور آپ کے نقشِ قدم پر چلنا ہر ایک مسلمان کا مقصودِ حیات ہے۔

عیسوی سالِ نو کے آغاز پر خرمستیاں

از
افتخار احمد
سکندر پور
ہری پور

یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

ملک پاکستان جب سے معرضِ وجود میں آیا ہے اس وقت سے آج تک اس ملک کے اندر کوئی خاطر خواہ تبدیلی نہیں آئی ملکی قانون بھی برطانیہ کا بنا ہوا ہے ہم یہ بجا طور پر کہہ سکتے ہیں کہ ہم برطانیہ سے جسمانی اور ارضی طور پر رہا ہوئے ہیں مگر ذہنی طور پر اس کی قید میں ہیں۔

جب پاکستان کا قیام عمل میں نہیں آیا تھا تو اس وقت مسلم لیگ جو اب پاکستان کی خالق جماعت کہلاتی ہے نے یہ نعرہ بلند کیا تھا کہ ہم ایک ایسا ملک چاہتے ہیں کہ جہیں مسلمان آزادانہ طریقے سے رہ سکیں اپنے مذہبی عقائد پر عمل کر سکیں اور اس ملک میں اسلامی قوانین کا نفاذ کر سکیں۔

لیکن یہی خالق جماعت ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کے بعد اپنے اس وعدے سے مکر گئی اور یہ کہا گیا کہ یہ ملک سیکولر ہوگا اور اس میں رہنے والوں کی حیثیت ایک ہوگی خواہ وہ ہندو فرقہ یا عیسائی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں یا مسلمان ہوں یعنی ہندو اور عیسائی کو بھی ایک فرقہ کہا گیا اور سیکولرازم کی بنیاد پر وزارتِ خارجہ کا قلمدان ایک کٹر اور متعصب قادیانی سر ظفر اللہ کے ہاتھ میں دے دیا گیا۔

اب ملکی اقتدار میں جب ایسے لوگ آئے تو انہوں نے سیکولرازم کا پرچار کیا اسلامی اقتدار مٹتی گئیں اور وہی انگریز کی باتیں ذہنوں میں منقش ہو گئیں۔ اب اس اسلامی ملک میں بھی ایسی روایات زور پکڑ گئی ہیں کہ جو ہم مسلمانوں کو زیب نہیں دیتیں اور ہمارے مذہبی عقائد کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔

اس کی مثال واضح ہے کہ

جب بھی سال عیسوی تبدیل ہوتا ہے تو موسیقی، ناچ اور گانے کی محفلیں منعقد ہوتی ہیں سالِ گذشتہ اور سالِ نو کی درمیانی رات کو کلبوں میں خصوصی محفلیں منعقد ہوتی ہیں اور یہ ثابت شدہ بات ہے کہ ان محفلوں میں بے حیائی اور بے غیرتی عروج تک پہنچی ہوتی ہے دوسری طرف بڑے بڑے فائیو سٹار ہوٹلوں میں کچھ اربابِ اقتدار بھی رقص و سرود کی محفلوں میں ایسے مدہوش ہوتے ہیں کہ دنیا و مافیہا کا علم تک نہیں ہوتا اور ثابت شدہ اطلاعات کے مطابق بعض ناعاقبت اندیش قوم کی بہنوں اور بیٹیوں کی عزت سے کھیل رہے ہوتے ہیں۔ دوسرے دن اخبارات میں بڑی بڑی سرخیاں لگی ہوتی ہیں کہ سالِ نو کی خوشی میں شہروں میں چراغاں کیا گیا فائیو سٹار ہوٹلوں میں موسیقی کی محفلیں منعقد کی گئیں تمام رات لوگ شہر کی پر رونق کلبوں میں محفلوں میں سالِ نو کی خوشی میں ناچتے رہے۔

اور حکمران عوام کو پیغام دیتے ہیں کہ ہمیں ملکی ترقی اور خوشحالی کے لئے ایک ساتھ چلنا ہوگا ہمیں ہر میدان میں مخالف قوتوں کا مقابلہ کرنا ہوگا۔

لیکن سوچنے کا مقام ہے کہ جو وقت گذر جائے اسے مستی میں بھول جاؤ اور آنے والے وقت کا ناچ گا کر استقبال کیا جائے اور اس خوشی میں جو جی چاہے کرو۔ کلبوں اور ہوٹلوں میں نوجوان لڑکیوں کے ساتھ رقص کئے جائیں۔

نہیں نہیں اسلام ہمیں یہ سبق ہرگز نہیں دیتا کہ جو وقت گذر جائے اسے بھول جاؤ بلکہ اسلام تو یہ کہتا ہے کہ جو وقت گذر جائے اس پر آنسو بہائے جائیں۔ کہ کہیں یہ نہ ہو کہ یہ سارا وقت ہمارے لئے عذاب نہ بن جائے اسلام تو کہتا ہے کہ گذرے وقت پر اللہ کے حضور گڑگڑا کر التجا کرو کہ اے اللہ اس وقت میں مجھ سے جو غلطیاں اور کوتاہیاں ہوئی ہیں۔ میں تجھ سے ان کی معافی چاہتا ہوں۔

اور آئندہ کے لئے اے اللہ تو مجھے اچھے کام اور بھلے اور برائیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما اور شریعت محمدی صلعم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔

اور اربابِ اقتدار نے بھی یہ کبھی نہیں کہا کہ اے ہماری قوم گذرے وقت کی خامیوں اور کوتاہیوں پر ہم سب مل کر اللہ سے معافی مانگیں۔

اور اللہ کے حضور سربسجود ہو کر عرض کریں کہ اے اللہ تو ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم اس ملک میں وہ نظام نافذ کریں۔

باقی صفحہ ۲۵ پر

قضیہ بابری مسجد

منتظر ہے تیری بابر پھر سے مسجد بابری
آ ہمیں لوٹا کے دے جا پھر سے مسجد بابری

از حکیم اللہ خان میانوالی

تاریخ گواہ ہے کہ ہم مسلمانوں نے جہاں حکومت کی ہے اپنی رعایا کا پورا پورا خیال رکھا ہے رعایا کے مذہب پر عمل کرنے اور خصوصاً ان کی عبادات کی آزادی کو ہمیشہ برقرار رکھا ہے ہم نے جہاں اقلیت میں آ کر اکثریت پر حکومت کی ہے۔ وہاں محبت و اخلاق کے ایسے چراغ جلائے کہ تاریخ ان کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ سندھ میں محمد بن قاسم کی آمد اور پھر روانگی کے مناظر سامنے رکھ کر انصاف پسندی سے سوچا جائے تو یہ عقدہ کھل جائے گا کہ مسلمانوں نے اخلاق و کردار سے متاثر کر کے لوگوں کو مسلمان کیا ہے ورنہ کہیں بھی جبر کے سائے ہماری حاکمیت کے دور میں نظر نہیں آتے۔ ہم نے لوگوں کی عزتوں کی حفاظت کی ہم نے لوگوں کو محبت دی اور خلوص سے ان کے مسائل حل کئے۔ سپین میں ہمارا آٹھ سو سالہ دور جبر کا نہیں محبت کا دور تھا۔ اسی طرح ہم جہاں گئے اخوت بھائی چارہ اور پر خلوص معاونت کی ایک داستان چھوڑ آئے۔ ہمارے اضمحلال کے دور میں ہم سے دوسری قوموں نے انتقام لیا۔ لیکن وہ اس کی پشت پناہی حقانیت کہیں ثابت نہیں کر سکے ہم نے لوگوں کو ان کی عبادت گاہیں خود تعمیر کر کے دیں اس لئے کیونکہ اسلام کی تعلیمات میں اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ دوسرے کی عقل پر طاقت سے غلبہ حاصل کر کے اسے اسلام کے سامنے ہتھیار ڈالنے پر مجبور کیا جائے۔ بلکہ دوسرے کی سوچ کے دریچے کھول کر اسے اپنی عقل سے تسلیم کرنے پر زور دیتا ہے۔ اگرچہ ہمارے دور انحطاط نے ہمارے نظام فکر کو منتشر کر کے رکھ دیا ہے۔ اور ہم میں وہ سکت باقی نہیں کہ ہم اپنی سوچ کو اپنے آباؤ اجداد کی طرح لوگوں کے سامنے رکھ سکیں لیکن حقیقت کو جھوٹے حیلے بہانوں سے چھپایا جا سکتا ہے اس کا دامن تار تار کیا جا سکتا ہے اس کے اثرات بالکل ختم نہیں کئے جا سکتے۔ آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں اس دور میں فریاد کناں اقبال چیخ چیخ کر ہمیں پکار رہا ہے۔

؎ تیرے آبا کی نگاہ تھی بجلی جس کے واسطے
ہے وہی باطل ترے کاشانۂ دل کا مکیں
غافل اپنے آشیاں کو آ کے پھر آباد کر
نغمہ زن ہے طور معنی پر کلیم نکتہ بیں

آج بابری مسجد کا قضیہ سامنے آیا تو مجھے یاد آیا کہ ہمارا فکری مرشد جس نے ۵۰ سال قبل برصغیر پاک و ہند کے حالات دیکھ کر بیدار رنگ دے گیا تھا کہ اگر آپ اس سوچ کے مطابق نہ چلے تو پھر تمہاری داستان تک داستانوں میں نہ ہوگی کہ

؎ ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاک کاشغر

لیکن ہم نے اللہ اور رسول ﷺ کے احکامات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے تمام بزرگان دین کی تعلیمات سے منہ چراتے ہوئے فرقہ واریت کی ایسی آگ لگائی جس سے خود ہمارا گلشن جلنے لگا۔ اور آئے روز ہم اسے تیز کرتے جا رہے ہیں۔ جیسے یہ دشمن کا گھر جل رہا ہو۔ فروعی اختلافات رکھنے والے مسلمانوں کے گروہوں نے خود ایک دوسرے کی مساجد پر قبضہ کرنا عین اسلام بنایا اور مساجد پر قبضہ کے جہاد کا اعلان کر کے گروہ در گروہ جا کر قبضہ کیا۔ ایسے ذہنی طور پر منتشر دور میں ہندوؤں نے بابری مسجد کا تنازعہ کھڑا کیا تاکہ اس قوم کے جذبۂ شوق شہادت کو چیک کیا جائے۔ ہندوستان کے مسلمانوں نے بھرپور احتجاج کیا اور اب تک غائب مسلمانوں کے ساتھ مرنے والوں کی تعداد ۱۰ ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ ہم نے جلسے جلوس اور ہڑتالوں کے ذریعہ اپنا احتجاج ریکارڈ کرایا۔ بنگلہ دیش کے مسلمان بھی احتجاج میں ہم سے آگے رہے لیکن ہم بریلوی دیوبندیوں اور دیوبندی بریلویوں کی مساجد پر قبضہ کرنے والے پرزور احتجاج نہ کر سکے جس سے ہندوستان کی حکومت متاثر ہوتی۔ کیونکہ ہمارا اپنا دامن اس ضمن میں داغدار ہے ہندو انتہا پسندوں نے بابری مسجد کا قضیہ کھڑا کر کے مسلمانوں کے جذبات ابھار کر انہیں ٹھنڈا کرنے اور پھر جذبات کا نچوڑ نکالنے کا اہتمام کیا ہے۔ اس کے بعد مزید ۸۰ بڑی مساجد پر قبضہ کرنے والے ہیں جن کے متعلق ان کا موقف ہے کہ مسلمانوں نے اپنے دور اقتدار میں مندروں کو مساجد میں تبدیل کر دیا تھا ان ۸۰ مساجد کی فہرست جاری کر دی گئی ہے ایسے حالات میں منیر قصوری یاد آتے ہیں جنہوں نے درد بھرے لہجے میں کہا ہے کہ

؎ سخت بیزار ہوں طرز جمعیت سے منیر
اور جمعیت ملت کی دعا کرتا ہوں
میرا مقصود دعا قرب محمد والا ہے
میں کہاں دولت و ثروت کی دعا کرتا ہوں

آئین محمدیؐ اور مساوات اسلامی کی خوبی

ترکی کے مشہور سلطان مراد نے یہ کہہ کر ایک مشہور معمار کے دونوں ہاتھ کٹوا دیئے کہ اس نے ہمارا وقت اور سرمایہ دونوں ضائع کئے ہیں۔ اور مسجد کی خوبصورتی اور رعنائی میں کوئی نمایاں اضافہ نہیں کر سکا۔ معمار نے ایک مظلوم کی حیثیت سے قاضی کے دربار میں جا کر نہایت واضح الفاظ میں اس ظلم صریح کا اظہار کیا۔ اور یہ کہا کہ میں آپ کو اس شرع مبین کا قاضی سمجھ کر آیا ہوں جس میں ہر چھوٹے بڑے کے لئے انصاف موجود ہے۔ چنانچہ قاضی نے عام مقدمات کی طرح سلطان کو طلبی کے لئے سمن بھیجے۔ جس کی تعمیل میں سلطان کو حاضر عدالت ہونا پڑا۔ چنانچہ قاضی نے سلطان کی جابرانہ حیثیت کو بالائے طاق رکھ کر ایمان افروز تقریر کی۔ اور آیات قرآنی کا مفہوم بیان کیا۔ سلطان کے دل پر عظمت خداوندی کا بے پناہ اثر ہوا۔ اور وہ ڈبڈبائی آنکھوں کے ساتھ دونوں ہاتھ آستینوں سے نکال کر بولا۔ میرے دونوں ہاتھ حاضر ہیں۔ انہیں حکم خداوندی کے ساتھ قطع کر دو۔ معمار جو اس تمام واقعہ کو دیکھ رہا اور سن رہا تھا۔ کہا کہ میں نے خدا تعالیٰ کے لئے بخش دیا۔ چنانچہ سلطان نے معقول معاوضہ دے کر معذرت خواہی بھی کی۔ یہ صرف آئین محمدی اور مساوات اسلامی کی خوبی ہے۔ جس نے شہنشاہ کو معمار کے سامنے جھکنے پر مجبور کر دیا۔

پھر سے گذرے ہوئے ایام سعادت ہوں نصیب

عودت عہد رسالت کی دعا کرتا ہوں

ہندو کٹر تنظیموں میں جن میں جن سنگھ بھی شامل تھی اور جو اب سیاسی طور پر بھارتیہ جنتا پارٹی کہلاتی ہے نے انتخابات میں اب تک ۸۲ نشستیں حاصل کرلی ہیں۔ جبکہ پچھلے انتخابات میں اسے صرف دو نشستیں حاصل ہوئی تھیں۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ہندو ذہنی طور پر کس قدر بابری مسجد کو رام جنم بھومی مندر میں تبدیل کرنے میں سنجیدہ ہیں۔ اور ہم بابری مسجد کے تحفظ میں اس قدر غیر سنجیدہ کہ مسلمانان ہند کے حقوق کو غیر محفوظ سمجھتے ہوئے بھی اب تک ہم نے ان کی مدد کے لئے کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا۔ حالانکہ اس موقع پر مسلمانوں کے مقامات اور معبد خانوں سے ٹکرانے والے ہندوؤں کی پشت پناہی کرنے والی حکومت ہند سے فوری طور پر سفارتی تعلقات توڑنے کی دھمکی دینی چاہیئے تھی اور اگر وہ پھر بھی اپنے مکروہ عزائم سے باز نہ آئے تو سفارتی تعلقات پاکستان اور بنگلہ دیش کو توڑ لینے چاہئیں۔ اور اس ضمن میں اگر مزید پیشرفت نہ ہوسکے تو پھر ہمیں کعبہ کی بیٹی کا تقدس بچانے کے لئے جنگ سے بھی گریز نہیں کرنا چاہیئے کہ یہ جنگ خالصتاً ہمارے دین کی بنیاد کے تحفظ کے لئے ہوگی۔ اور اس میں اللہ کی مدد شامل حال ہوگی۔ بھارت میں مسلمان گیارہ فیصد اور ہندو ۸۰ فیصد ہیں۔ اس تناسب میں کیا مسلمان مظاہروں کے ذریعے اپنی بابری مسجد بچا سکتے ہیں؟ یقیناً نہیں تو پھر ہمیں بڑھ کر ان کی عملی مدد کرنی چاہیئے اور اس کے آثار حکومتی سطح پر نظر آنے چاہئیں

ایسا نہ ہو کہ ہمیشہ کی طرح اب بھی ایسا ہو کہ

ع صدیوں سے زندگی کے لباس حریر کا

جو چاک ہو رہا ہے وہ داماں ہمیں تو ہیں

جو بھائیوں کی حرص تجارت میں بک گیا

اے نظم تو وہ یوسف کنعاں ہمیں تو ہیں

اللہ کرے کہ ہم مسلمان اقلیتوں کے لئے سرخرو رہیں۔

حضور نبی کریم صلعم نے اپنی محبت کو اُمت پر فرض کرتے ہوئے فرمایا: قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک ایماندار نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے ہاں اس کے باپ اور اس کی اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا مطلب

قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی وحدانیت، حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت اور احکام الٰہی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ موصول ہوئے ہیں۔ ان سب کا زبانی اقرار اور دل سے تصدیق کرے۔ اور جب یہ دونوں باتیں جمع ہو جائیں گی۔ تب ہی ایمان مکمل ہوگا۔

(کتاب الشفاء جلد دوم ص۳۱)

ایک لاکھ روپے کے چیلنج پر۔ ایک قادیانی نوجوان کا خط

محترم جناب مولوی صاحبان

بعد سلام گزارش یہ ہے کہ میں ایک احمدی نوجوان ہوں۔ میرا نام احمد علی ہے۔ میں نے آپ کا رسالہ ختم نبوت جو جمعہ ۱۵۔۱۲۔۸۹ کو شائع ہوا۔ اور مجھے ملا، اس کو پڑھا۔ اس میں آپ نے لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی انگریزوں کا لگایا ہوا پودا ہے۔ یہ آپ کا وعدہ ہے کہ جو اسے ثابت کریگا کہ یہ جھوٹ ہے تو اسے آپ ایک لاکھ روپیہ انعام دیں گے۔ میں نے اس سلسلے میں اپنے مربی جناب اشرف ناصر سے ۱۷ تاریخ کو فون پر ایک بجکر ۱۸ منٹ پر بات کی تو انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس یہ دعوٰی ہے کہ یہ جھوٹ ہے تو میں نے کہا کہ آپ مولوی صاحبان سے پوچھیں کہ وہ ایسا کیوں کہتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم ان سے کوئی بات کرتے ہیں تو وہ ہم پر کیس کردیتے ہیں کیونکہ وہ اکثریت میں ہیں۔ تو میں نے کہا کہ آپ کہیں تو میں خط لکھوں۔ تو انہوں نے کہا کہ اگر مولوی صاحبان کیس نہ کریں مجھ پر تو میں بات کرنے کو تیار ہوں۔ اب میری آپ سے یہ اپیل ہے کہ آپ بتائیں کہ آپ ہمارے مربی صاحب سے کون سی تاریخ کو کتنے بجے اور کہاں ملنے کو تیار ہیں۔

اس خط کا جواب آپ جمعہ ۲۲۔۱۲۔۸۹ کو ختم نبوت میں شائع کریں اس خط کے ساتھ۔ اور اگر آپ نے اس کا جواب نہ دیا تو میں یہ سمجھوں گا کہ آپ جھوٹے ہیں اور اگر ہمارے مربی صاحب نے ملنے سے انکار کیا تو میں سمجھوں گا کہ احمدی جھوٹے ہیں۔ اگر مربی صاحبان جھوٹے نکلے اور جواب نہ دیا تو میں .... اور اگر آپ نے خط رسالے میں شائع نہ کیا تو آپ کی خیر نہیں۔ آپ کے جواب کا رسالے میں بے صبری سے انتظار رہے گا۔

فقط: ایک حق کا طلب گار احمد علی

جناب احمد علی صاحب! آپ کا خط شائع کردیا ہے۔ آپ کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ ہم نے مرزا قادیانی کی اصل کتاب کے صفحہ کا عکس مع نام کتاب، جلد نمبر، شمارہ نمبر ۲۸ صفحہ پر شائع کردیا ہے۔ آپ ملاحظہ فرمالیں۔ آپ کے مربی صاحب نے محض فرار کا بہانہ تلاش کیا ہے اگر وہ یہ ثابت کردیں کہ مرزا قادیانی نے خود کو کہیں بھی "خود کاشتہ پودا" نہیں لکھا تو وہ جس وقت چاہیں ہم سے بات کرلیں ہمارے دروازے ہر وقت کھلے ہیں۔ رسالے کے ذریعے یہ بھی اعلان کرتے ہیں کہ ان کے خلاف کوئی کیس نہیں کیا جائے گا بلکہ ہم محمدی اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کی بھرپور خدمت کریں گے اور اگر انہوں نے یہ ثابت کردیا کہ ہم نے قادیانی کی جس کتاب کا حوالہ دیا ہے وہ انہی کی نہیں ہے اور یہ حوالہ غلط ہے تو ان کی خدمت میں ایک لاکھ روپیہ بھی پیش کیا جائے گا۔ مربی صاحب اور آپ جمعہ کے علاوہ کسی بھی دن صبح دس بجے سے شام چار بجے تک ہمارے دفتر آسکتے ہیں۔ پتہ یہ ہے:

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون نمبر: ۷۲۱۱۶۷

مرزا قادیانی عوام کی عدالت میں

ایک رپورٹ

از محمد قدیر شہزاد لاہور

صدیق آباد میں انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر دوران وقفہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کی طرف سے مرزا غلام قادیان کے پتلے کو عوام کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ عدالت کی کاروائی کا آنکھوں دیکھا حال قارئین کے لئے پیش خدمت ہے عوام کی اس عدالت میں طاہر رزاق صاحب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور نے جج کے فرائض سرانجام دیئے۔ ننکانہ صاحب مجلس کے صدر محمد متین خالد وکیل صفائی جب کہ حبیب احمد بابر وکیل استغاثہ کی حیثیت سے پیش ہوئے۔ جلاد کے فرائض محمد عباس بٹ نے سرانجام دیئے۔

"مرزا قادیانی کو گرفتار کرلیا گیا۔"

جامع مسجد ختم نبوت میں درس قرآن کے بعد ہونے والے وقفہ میں ناشتہ کرنے کے لئے باہر نکل رہا تھا کہ گیٹ پر آویزاں ایک پوسٹر پر یہ دلچسپ تحریر نظر آئی ذوق تجسس میں ناشتہ بھول کر فوراً پوسٹر کے قریب پہنچا اور اُسے پڑھنے لگا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کی طرف سے لگائے گئے اس پوسٹر پر مرزا قادیان کو گرفتار کرکے عدالت میں پیش کرنے کا اعلان تھا۔ مقدمے کی سماعت کا وقت آٹھ بجے تحریر تھا گھڑی پر نگاہ ڈالی آٹھ بجنے میں چند ہی منٹ باقی تھے ابھی کچھ ہی لمحات گذرے ہوں گے کہ میگا فون پر بڑی زور دار آواز کے ساتھ مقدمے کی کاروائی کے متعلق اعلان شروع ہوگیا بس پھر کیا تھا۔ شرکائے ختم نبوت کانفرنس جوق در جوق مسجد کے باہر کھلی جگہ میں جمع ہونے شروع ہوگئے۔ عدالت کی کاروائی شروع ہوگئی۔ جج، وکیل صفائی اور وکیل استغاثہ اپنی اپنی نشستوں پر براجمان تھے۔ مرزا قادیانی ولد غلام مرتضیٰ حاضر ہو۔

سرکار بنام مرزا قادیانی وغیرہ۔

کی زوردار آواز فضا میں گونجی اور مرزا قادیانی (کے پتلے) کو عدالت میں لایا گیا۔ مرزا قادیان کا پتلا دیکھتے ہی لوگوں کا جوش و خروش بڑھ گیا۔ ہر طرف مرزائیوں پر لعنت بے شمار، مرزا قادیانی پہ لعنت بے شمار کے فلک شگاف نعرے گونجنے لگے۔ لوگوں کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت اور نبوت چور مرزا قادیانی سے نفرت کا اظہار قابل دید تھا۔ لوگ دیوانہ وار نعرے لگا رہے تھے۔

آڈر۔ آڈر۔ جج کی آواز کے ساتھ ہی مجمع خاموش ہو گیا۔ عدالت کی کاروائی شروع ہوگئی۔ وکیل استغاثہ اپنی نشست سے اٹھے اور دلائل شروع کیے۔

ملزم مرزا قادیان جہنم مکانی ولد غلام مرتضیٰ قوم مغل برلاس سکنہ قادیان ضلع گرداسپور کو اس عدالت میں پیش کیا گیا ہے۔ ملزم کے خلاف جرائم کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

اس مردود نے مرتدوں کے ٹولہ پر مشتمل قادیانیت نامی ایک فتنہ رذیلہ کی بنیاد ڈالی۔

اس لعنتی نے ہمارے آقا و مولا کے خلاف بغض و عناد کا ایک آتش فشاں کھولا۔

اس لٹیرے نے شافع محشرؐ کی پاکیزہ ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کی۔

اس منحوس نے مسیلمہ کذاب سے پلید اور نجس مشن کو آگے بڑھانا چاہا۔

اس شاتم رسولؐ نے صحابہ کرامؓ اور امہات المومنینؓ کی شان میں ہرزہ سرائی کی۔

اس ملعون نے رسول کریمؐ کی شان میں بھی گستاخانہ کلمات بکے۔

اس شیطان کے پجاری نے اپنے شیطانی آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے سیکڑوں جھوٹے دعوے کرکے عظمت اسلام کی تضحیک اُڑائی۔

اس جھوٹے نے مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآن مجید اور احادیث رسولؐ میں تحریفات کیں۔

اس مکار نے اپنے پلید مشن کو چلا کر مسلم نوجوان نسل کے ایمانوں کو نگلنا چاہا۔

اس کی شروع کی گئی باطل تحریک اور قادیانیت اور یہودیت کے گٹھ جوڑ نے نہ صرف اسلام بلکہ پاکستان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔

اس کے یہ تمام اور اس کے علاوہ لاتعداد ناپاک افعال اور زہر افشانیاں ایک سچے عاشق رسولؐ اور اُمت مسلمہ کی نظروں میں سنگین ترین جرائم تصور کیے جاتے ہیں۔ کوئی بھی مسلمان یہ برداشت نہیں کرسکتا کہ ناموس محبوبؐ رب العلمین کی طرف کوئی بدبخت ٹیڑھی نظروں سے بھی دیکھے۔

جتنی اُوپر والے کا ج میں لگاتا ہے۔ میرے موکل کو دن میں سو۱۰۰ مرتبہ پیشاب آتا ہے جبکہ یہ علامات کسی بھی تندرست آدمی کی نہیں ہوسکتی ہیں۔

(عدالت کے سامنے مرزا قادیانی کی یہ تمام علامات دکھائی جاتی ہیں)

اس تفصیلی گفتگو کے بعد میرا صرف اتنی گذارش ہے کہ میرے موکل کو کسی بھی قسم کی سزا دینے سے پہلے اُن تمام پڑھے لکھے قادیانیوں کو سخت ترین سزا دی جائے جنہوں نے اس پاگل شخص کو اپنا نبی تسلیم کیا۔ ڈاکٹر عبدالسلام، نسیم احمد فرحت اللہ، بابرہ کنور اور لیس، افتخار سرد بھی جیسے قادیانیوں کو سخت ترین سزا دی جائے۔ کیا انہیں علم نہیں کہ مرزا قادیانی اپنی جوتی کے دائیں اور بائیں پاؤں کی شناخت نہیں کرسکتا۔ انہیں علم نہیں کہ جسے وہ اپنا رہبر مانتے ہیں۔ اُسے دن میں سو مرتبہ پیشاب آتا ہے۔ اس درخواست کے ساتھ کہ اس پاگل شخص کو اپنا نبی تسلیم کرنے والے تمام قادیانیوں کو سخت سزا دی جائے۔ میں اپنی گفتگو ختم کرتا ہوں۔ شکریہ۔

وکیل استغاثہ اور وکیل صفائی کی تفصیلی گفتگو کے بعد عدالت کے فیصلے کے منتظر لوگ آپس میں چہ میگوئیاں کرنی شروع کر دیتے ہیں۔

آڈر، آڈر جج کی زوردار آواز کے بعد پورے مجمع میں خاموشی چھا جاتی ہے۔

استغاثہ کے مؤثر دلائل اور وکیل صفائی کی تفصیلی گفتگو کے بعد یہ بات صاف طور پر واضح ہو جاتی ہے کہ ملزم پر عائد کئے گئے الزامات حرف بہ حرف درست ہیں۔ اور ملزم

میں سب سے نکما طالبعلم: مرزا طاہر کا اعلان

میں کیا ہوں اور میری حقیقت کیا ہے۔ میری تو کوئی تعلیم بھی نہیں میں تو عمر بھر فیل ہی ہوتا رہا ہوں، اس لئے مجھے اپنے متعلق کوئی غلط فہمی نہیں ہے۔ میں یہاں یونیورسٹی آف لندن میں پڑھتا رہا ہوں سب سے نکما طالبعلم تھا۔ اور سوائے ایک فنیٹکس کے سارے پرچوں میں فیل ہوا ہوں۔"

(مرزا طاہر کا خطاب بر موقع سالانہ جلسہ برطانیہ ۱۳ اگست ۱۹۸۹)

اس بارے میں اصالتاً یا وکالتاً ان الزامات کی تردید یا اس بارے میں صفائی پیش نہیں کر سکا۔ وکیل صفائی نے بھی بالظاہر اپنے دلائل میں ان الزامات کی تائید کر دی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہے کہ استغاثہ کی جانب سے لاتعداد الزامات بالکل صحیح ہیں۔ لہذا اس تمام کاروائی کی روشنی میں عدالت ملزم مرزا قادیانی ولد غلام مرتضیٰ قوم مغل برلاس سکنہ قادیان ضلع گرداس پور کو توہین رسالت، قرآن کریم میں ترد و بدل ختم نبوت پر ڈاکہ زنی اور عائد کردہ دیگر الزامات کے تحت سپرد آتش اور موت کی سزا سنائی جاتی ہے۔ جبکہ عظمت اسلام کی تضحیک کے جرم میں دس کوڑے اور دوسری بار موت کی سزا سنائی جاتی ہے۔ عدالت اس موقعہ پر پولیس کی لہذا۔ عاشقان رسول مصطفیٰ کی طرف سے دائر کردہ اس مقدمہ میں میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس شاتم رسول گستاخ رسول مجرم اسلام مرزا غلام افرنگ قادیانی کو توہین رسالت، تاج و تخت ختم نبوت پر ڈاکہ زنی اور تحریفات قرآن وغیرہ کے جرم میں ایسی عبرتناک سزا دی جائے کہ آئندہ کوئی بھی بدبخت تاج و تخت ختم نبوت کی طرف نگاہ غلط سے دیکھنے کی جرأت نہ کر سکے۔

وکیل استغاثہ کی گفتگو کے اختتام پر وکیل صفائی اپنی نشست سے اٹھے اور یوں مخاطب ہوئے۔

جناب والا!

میرے فاضل دوست وکیل استغاثہ نے میرے موکل مرزا قادیانی پر جو الزامات عائد کئے ہیں۔ اُن کے بارے میں صرف اتنی گذارش کروں گا کہ میرا موکل نہ صرف ذہنی طور پر پاگل ہے بلکہ جسمانی طور پر بھی اُسے لاتعداد بیماریاں لاحق ہیں۔ جناب والا، ذہنی و جسمانی طور پر مفلوج شخص سے کبھی بھی اچھے کام کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

ذہنی طور پر پاگل اور جسمانی طور پر مفلوج ثابت کرنے کے لئے میں چند ثبوت عدالت میں پیش کرنا چاہوں گا۔ میرے موکل نے کبھی کسی ڈاکٹر سے علاج نہیں کروایا۔ بلکہ خود ہی شراب اور افیون جیسی دیسی دواؤں سے علاج کرتا رہا۔ جس کی وجہ سے میں عدالت میں میڈیکل سرٹیفکیٹ تو پیش نہیں کر سکتا۔ البتہ اس کی چند ظاہری علامات و حرکات و سکنات سے بخوبی پاگل قرار دیا جا سکتا ہے۔ میرے موکل کی شلوار میں ڈالے گئے ازار بند کے ساتھ اکثر چابیوں کا گچھا بندھا رہتا ہے۔ جو اپنے وزن سے باعث اکثر لٹکتا رہتا ہے اور چلتے وقت اس سے چھن چھن کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ میرا موکل اکثر جوتی کا دایاں پاؤں بائیں پاؤں اور جوتی کا بایاں پاؤں اپنے دائیں پاؤں میں پہن لیتا ہے۔ اسے میٹھا کھانے کا بہت شوق ہے۔ اس کی جیب میں اکثر گڑ ہوتا ہے۔ جب کہ اُسی جیب میں رفع حاجت سے فارغ ہونے کے بعد استعمال کرنے کے لئے مٹی کے ڈھیلے بھی رکھ لیتا ہے۔ اور پھر ایسا بھی ہوا کہ اکثر اوقات گڑ کے ڈھیلوں کو رفع حاجت کے لئے استعمال کرتا جب کہ مٹی کے ڈھیلے کھا لیتا۔ میرا موکل کوٹ کے اوپر والا بٹن نیچے والے کاج میں اور نیچے والا کارکردگی کو بھی سراہتی ہے۔ کہ جس نے اس بوڑھے منحوس ملزم کو بالآخر گرفتار کر کے انصاف کی فراہمی میں عدالت کی مدد کی۔

عوامی مطالبے کے پیش نظر عدالت یہ حکم دیتی ہے کہ سزا پر موقع پر ہی عملدرآمد کیا جائے۔ تاکہ اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف نظریات و خیالات رکھنے والے بدبختوں کو عبرت ہو۔ عدالت عالیہ کے اس عظیم فیصلے کے اعلان کے بعد ہجوم کی طرف سے قادیانیوں کے خلاف پُرزور نعرہ بازی شروع ہو گئی۔ فوری طور پر ٹکٹکی لگائی گئی۔ قادیانی کو اس ٹکٹکی پر باندھا گیا۔ اور ایک دیو قامت جلاد نما انسان نے مرزا قادیانی کو کوڑے لگانے شروع کئے۔ ۱۰ کوڑوں کے بعد عدالت نے مرزا قادیانی کے میڈیکل چیک اپ کا حکم دیا۔ میڈیکل آفیسر نے مرزا قادیانی کے جسمانی معائنہ کے بعد عدالت میں بتایا کہ دس کوڑے لگنے کے بعد ملزم مرزا قادیانی کی ایک آنکھ تیر چھی ہو گئی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اسے ۱۰ کوڑے اور لگائے جا سکتے ہیں۔

میڈیکل آفیسر کے میڈیکل چیک اپ کے بعد" مرزے نوں کوڑے وجن گے" "ہن مرزائی سارے بھجن گے" کے فلک شگاف نعروں کی گونج میں باقی دس کوڑے بھی مکمل کئے گئے۔ کوڑے لگنے کے بعد ملزم مرزا قادیانی پر مٹی کا تیل چھڑکا گیا۔ اور نعرہ تکبیر اللہ اکبر کی صداؤں میں پورے مجمع کے سامنے اُسے آگ لگا دی گئی۔ جھوٹے مدعی نبوت گستاخ رسولؐ مرزا قادیانی کے آگ میں جلنے کا وحشت ناک منظر کے بعد میری آنکھوں کے سامنے وہ منظر گھوم گیا۔ جب حضرت وحشی بن حربؓ نے نیزے کے ساتھ مسیلمہ کذاب کو جہنم واصل کیا تھا۔ غازی علم الدین شہید کا بھی خیال آیا کہ اس نے صرف اور صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں سرشار ہو کر شاتم رسول ہندو راجپال کو قتل کر دیا تھا۔ اے کاش وقت کے حکمران عاشقان مصطفیٰ کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے گستاخان رسول قادیانیوں اور مرزائیوں سے متعلق وہی قانون نافذ کر دیں جس کے لئے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے سات سو حفاظ قرآن صحابہ کرامؓ کی قربانی دی۔ لیکن شاید اب ایسا ممکن نظر نہیں آتا۔ کیونکہ حکمران طبقہ تو امریکہ اور روس کو اپنا سپر رہنما تصور کرتا ہے۔ تاکہ وہ خوش رہیں۔ انسانی حقوق کی آڑ میں قادیانیوں کو نہ صرف اپنے کفریہ عقائد کی تبلیغ و تشہیر کے سلسلے میں مواقع فراہم کئے جا رہے ہیں۔ بلکہ ان پر نوازشات بھی جاری ہیں۔ انہیں سوچوں میں غرق میرے قدم جامع مسجد ختم نبوت کی طرف اٹھنے لگے۔ جہاں ختم نبوت کانفرنس کے دوسرے روز کی نشست کا آغاز ہو چکا تھا۔

بیت الحکمۃ

BAIT AL-HIKMAT

AT MADINAT AL HIKMAT

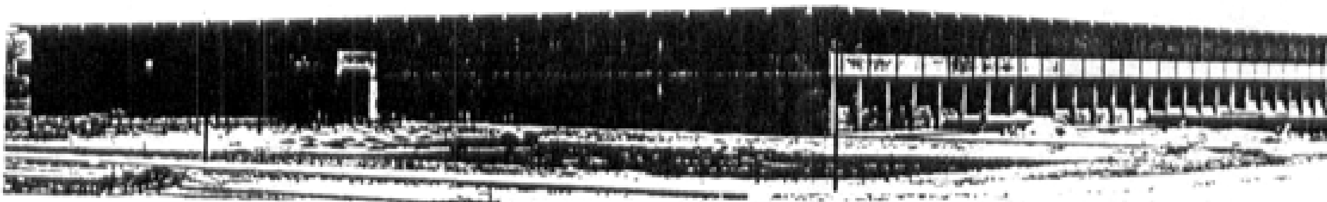

بیت الحکمت

ایک عظیم اسلامی روایت کا احیاء

ہمدرد فاؤنڈیشن کے صدر جناب حکیم محمد سعید کی ذاتی لائبریری کو بیت الحکمت کی اساس یا مرکزی حصہ کی حیثیت حاصل ہے۔ ایک صد ہزار جلدوں کا یہ اساسی ذخیرہ نایاب کتابوں، مخطوطات، رسائل و جرائد، قرآن پاک کے مختلف زبانوں میں تراجم، تحقیقی مواد، مائیکرو فلم، سمعی و بصری ٹیپ، اور اخبارات کے تراشوں پر مشتمل ہے جسے دوسرے حضرات کے ذاتی ذخائر کتب کے حصول، نئی کتابوں کی خرید اور عالمی سطح پر کتابوں کے عطیہ کی مہم کے ذریعہ سے مزید وسعت دی گئی ہے۔ اداروں اور لائبریریوں میں اس مہم کا زبردست خیر مقدم کیا گیا اور اس ذخیرۂ کتب میں طب، سائنس، ٹیکنالوجی، تاریخ، تعلیم اور ادبیات کی سیکڑوں کتابیں ہمدرد مطبوعات کے تبادلہ میں موصول ہوئی ہیں۔

بیت الحکمت کی عمارت کی دلآویز ساخت جدیدیت اور اسلامی فن کی تعمیری روایت کی جھلک بیک وقت پیش کرتی ہے۔ دس ایکڑ پر پھیلی ہوئی اس چھ منزلہ عمارت کی نچلی منزل اور اوپر کی منزل پہلے مرحلہ میں یک صد ملین روپیہ کی لاگت سے تکمیل پا چکی ہیں۔ یہ پوری رقم ہمدرد فاؤنڈیشن نے تنہا اپنے وسائل سے بہم پہنچائی ہے۔ فاؤنڈیشن کی مالی کفالت دوا سازی کی صنعت کا ادارہ ہمدرد (وقف) پاکستان کرتا ہے۔ جس کا پورا منافع فلاح و بہبود کے کاموں اور علمی سرگرمیوں کے لئے وقف ہے۔

بیت الحکمت کی نچلی منزل میں لائبریری، آڈیٹوریم تھیٹر اور کھلے میدان میں چھوٹا سا باغ ہے جس کے بالکل بیچ میں فوارہ اور باغ کے اطراف میں چھوٹی چھوٹی گزرگاہیں ہیں۔

لائبریری کا علاقہ ایک لاکھ پچیس ہزار مربع فٹ پر پھیلا ہوا ہے۔ فی الحال لائبریری میں اردو، انگریزی، عربی، فارسی اور دوسری زبانوں کی دو صد ہزار کتابیں ہیں لیکن اسے ۲.۵ ملین کتابوں کے لئے بنایا گیا ہے۔ لائبریری میں جدید ترین سہولتیں فراہم کی گئی ہیں جن میں وقت کے ساتھ مزید اضافہ ہوگا۔ اس کا فرنیچر عالمی لائبریری کے معیار کے مطابق ہے، جو زیادہ سے زیادہ افادیت اور آرام کا موجب ہے۔ لائبریری کا ترسیلی ڈیسک ۴۴ فٹ لمبا ہے جو کہ جنوبی اور مغربی ایشیا کے پورے علاقے میں سب سے بڑا ہے۔ لائبریری میں روشنی کا جدید ترین نظام ہے لائبریری کے اندر کہیں بھی دھواں اٹھے اسے منکشف کرنے کا نظام اور مرکزی ائیر کنڈیشنگ موجود ہے۔ کتابوں کے شیلف کے ساتھ انفرادی مطالعہ کے لئے الگ الگ میزیں فراہم کی گئی ہیں۔ اور ہر میز پر پڑھنے کے لئے روشنی کا موزوں انتظام ہے اسکالروں کے کمرے سب سے نچلی بالکونی کی شروعات کی قطار میں بنائے گئے ہیں جن میں مطالعہ اور تحقیق سے متعلق تمام سہولتیں موجود ہیں۔ ان کمروں میں کمپیوٹر ٹرمینل نصب کرنے کی بھی تجویز ہے جس پر بعد میں عمل درآمد ہوگا۔

لائبریری کے پورے حصہ میں قالین بچھایا گیا ہے اور یہ حصہ مطالعہ اور کام کرنے کا ہر تقاضہ پورا کرتا ہے اس میں کتابیں رکھنے کا شعبہ وار انتظام کیا گیا ہے۔ کتابوں کی فہرست تیار کرنے کی ڈیوئی طریقہ کار کو اپنایا گیا ہے۔

نایاب، مخطوطات، مختلف زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم نئے اور پرانے رسائل و جرائد اور اخبارات کیلئے الگ الگ جگہیں مخصوص کی گئی ہیں۔ ہمدرد مطبوعات

فوٹوگرافس، نگٹوں اور اسلامی عہد کے آلاتِ جراحی کی حسن ترتیب اور نمائش کا شعبہ اس کے علاوہ ہے۔

ذخیرۂ کتب خصوصی کا بھی ایک شعبہ ہے۔ اس میں کتابوں کے پرائیویٹ ذخیرے ہیں جنہیں بیت الحکمت کیلئے حاصل کیا گیا ہے۔ ان میں ایک ہزار سے زائد وہ مخطوطے بھی ہیں جنہیں حکیم محمد سعید صاحب نے اپنی ذاتی لائبریری کیلئے جمع کیا تھا اور دوسرے پرائیویٹ ذخیرے بھی ہیں، جنہیں خریدا گیا ہے یا بطور عطیہ وصول کیا گیا ہے ان میں عربی، فارسی، اردو، انگریزی کی کتب کے علاوہ جناب شمس الحسن سے حاصل کردہ قائد اعظم سے متعلق دستاویزات، ڈاکٹر حاجی تمام، پروفیسر وزیر الحسن عابدی، ممتاز ماہر تعلیم جناب کے کے عزیز اور دوسرے حضرات کے ذاتی کتب خانوں پر مشتمل علمی ذخائر بھی ہیں۔

مخطوطات میں الغزالی کی کتاب الاربعین فی اصول الدین (۳۰ صفحات) جس کے خطاط کا نام معلوم نہیں، دستور العمل آگاہی، اورنگ زیب عالمگیر کے شاہ جہاں اور مغل دربار کے اشراف کے نام خطوط، شاہ ولی اللہ کی الفوز الکبیر فی اصول التفسیر و فتح الخبیر (۱۸۲۳) جواہر القرآن مصنفہ البرجندی عبد العلی (متوفی ۱۵۲۶) مہا بھارت ترجمہ ابوالفضل علامی بن مبارک (متوفی ۱۶۰۲) خطاطی دین سنگھ برہمن ۱۸۱۶ اشرح عقائد النسفی مصنفہ سعد الدین تفتازانی (۱۲۷ صفحات) خطاطی شیخ عبد القادر ۱۹۹۵ اور شاہنامہ فردوسی ۴۸۵ صفحات خطاط نامعلوم۔ شعبہ مخطوطات میں مصنفین کے مسودات بھی شامل ہیں۔ ان میں سے چند مصنفین کے نام یہ ہیں مولانا عبد الماجد دریاآبادی، ڈاکٹر معین الحق، سلاوا حدی، مولانا ابوبکر محمد شیث، رئیس امروہوی، سبط حسن اور محمد حسن۔

بیت الحکمت ابتداً خصوصی لائبریری تھی جس کے مخصوص شعبے اسلامیات، طب، تاریخ طب، سائنس اور مطالعہ پاکستان

تھے لیکن اب کلیہ سائنس کے ساتھ اداروں کی ضروریات کے پیش نظر اس کے دائرہ کار کو وسیع کر دیا گیا ہے۔ اس میں اب علیحدہ مواد کے ساتھ حوالہ جات کا شعبہ اور اخبارات کے مکمل تراشوں کا شعبہ بھی قائم ہے جس میں تقریباً ۵ سو موضوعات کا ۲ ملین تراشوں میں احاطہ کیا گیا ہے۔

بیت الحکمت میں مائیکرو فلم یونٹ نصب ہے تاکہ ایک مائیکرو فلم لائبریری بھی بن سکے۔ اسکالروں کو ریڈر اور پرنٹر میسر ہوں گے۔ کتابیاتی معلومات اور آف پرنٹ کے سہولیات کے ساتھ فہرست کتب تیار کرنے کے لئے کمپیوٹر لگایا جائے گا۔

بیت الحکمت میں موجود ایک اور سہولت ۲۵۰ افراد کی گنجائش کا آڈیٹوریم ہے جہاں سیمینار، سائنسی مباحثے اور کانفرنسیں منعقد ہو سکتی ہیں۔ نچلی منزل میں واقع یہ آڈیٹوریم جدید ترین سمعی و بصری نظام سے پوری طرح لیس ہے۔ اس میں جلد ہی پروجیکشن روم کا بھی انتظام کر دیا جائے گا۔ آڈیٹوریم میں مختلف زبانوں کے متوازی تراجم کی سہولت بھی فراہم کی گئی ہے۔

ڈی، ایچ، ایف نظام کے ٹیلی فون لگانے اور سیٹلائٹ کی سہولتیں حاصل کرنے کے منصوبے بھی موجود ہیں تاکہ مختلف علاقوں سے اطلاعات کا تبادلہ جلد اور عمدہ طریقہ سے کیا جا سکے۔ وقت کی ضرورت پوری کرنے کے لئے بیت الحکمت کو مکمل طور پر کمپیوٹر سے آراستہ کر دیا جائے گا۔

بیت الحکمت کو محض ایک لائبریری کے خطوط پر نہیں ڈھالا گیا ہے بلکہ ہمارے ماضی کی روایت کے مطابق یہ ایک دارالحکمت (خزینۃ العلوم) اور دارالعلم (اکیڈمی آف سائنس) ہوگا۔ اس میں صرف اعلیٰ کتابوں کا ذخیرہ، رسائل وجرائد اور ماخذاتی مواد ہی نہیں ہوگا تاکہ ہمدرد یونیورسٹی کے مختلف شعبوں (فیکلٹی) اور ان سے ملحق اداروں کی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔ بلکہ ایک مرکز علم کے مقاصد پورا کرے گا۔ یہ تحقیق کے کام کی حوصلہ افزائی، مخطوطات اور کتابوں کے تراجم کی تنظیم و معاونت، طبع زاد تصانیف کے سلسلے میں مصنفوں کی مدد اور سب سے بڑھ کر علم و دانش کے لئے ساز گار فضا پیدا کرے گا۔

بیت الحکمت ایک تاریخی مقام بندر مراد پر شہر کے وسط سے ۴۰ کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہاں بیت الحکمت کے علاوہ ہمدرد یونیورسٹی کمپلیکس، ہمدرد اسکول ایک ہزار یتیم بچوں کا گھر الفرقان، ادارہ علوم طب و فکر اسلامی کا اعلیٰ ادارہ اسکالرس ہاؤس، مدینہ مسجد، اسپورٹس کمپلیکس بین الاقوامی آبادی (نیشنیز وے) اور عملہ کے لئے رہائشی کوارٹرس بھی تعمیر کئے جائیں گے۔

یہ ایک بڑی اہم بات ہے کہ وہ مقام جہاں اب مدینۃ الحکمت تعمیر ہو رہا ہے کبھی سندھ میں داخلہ کا دروازہ ہوتا تھا۔ اس علاقے کے جغرافیائی اور تاریخی مطالعہ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ نوجوان مسلم سپہ سالار محمد بن قاسم برصغیر میں اسی راستے

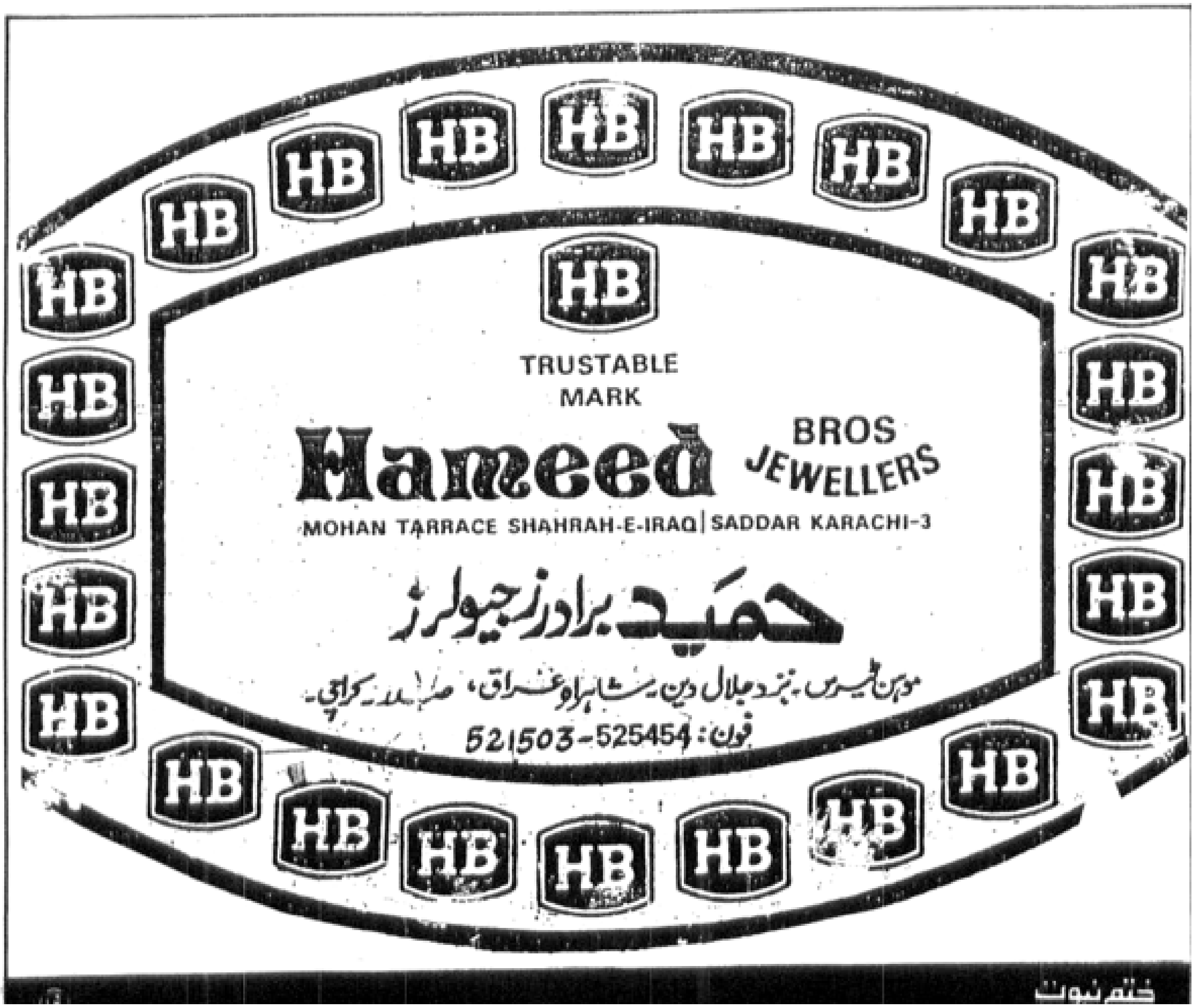

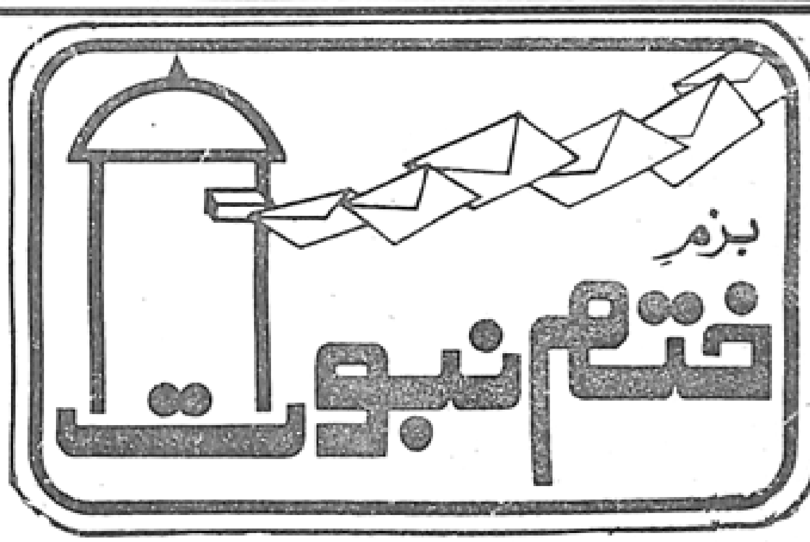

دل کو تسکین دینے والا رسالہ

سید عبداللہ انور ——— فتح پور میلسی

ہر ہفتہ رسالہ کی انتظار میں رہتا ہوں کہ دل کو تسکین دینے والا رسالہ کب ملے گا ہمارے علاقہ فتح پور کی ڈاک ایک دو روز لیٹ میں ملتی ہے تو جب رسالہ دیکھتا ہوں کہ آ گیا تو تمام فکر دور ہو جاتے ہیں اہم مضامین کا مطالعہ اُسی وقت کر لیتا ہوں باقی کا بعد میں اللہ تعالیٰ رسالہ کو مزید ترقی دے (آمین ثم آمین)

عقائد درست کیجئے

نعیم اللہ نعیمی ——— بوریوالہ

(۱) اکثر عوام سمجھتے ہیں کہ کتے کے رونے سے کوئی وبا یا بیماری پھیلتی ہے یہ بالکل غلط بات ہے۔

(۲) بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر کتے سے کوئی چیز چھو جائے تو وہ ناپاک ہو جاتی ہے البتہ رال لگنے سے ناپاک ہو جائے گی۔

(۳) بعض لوگ نماز پڑھ کر جائے نماز کا ایک کونہ یہ سمجھ کر الٹ دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ شیطان اس پر نماز پڑھے گا یہ بھی بالکل غلط بات ہے۔

(۴) لوگوں میں یہ بات بھی مشہور ہے کہ خاوند بیوی کے جنازہ کا پایہ بھی نہ پکڑے یہ بھی غلط بات ہے اجنبی لوگوں سے وہ زیادہ مستحق ہے۔

(۵) بعض لوگ محرم میں قبروں پر تازہ مٹی ڈالنے ضروری سمجھتے ہیں یہ بھی غلط بات ہے

(۶) بعض عوام سمجھتے ہیں کہ مرد کی بائیں آنکھ اور عورت کی دائیں آنکھ پھڑکنے سے کوئی مصیبت رنج اور اس کے برعکس ہونے سے خوشی پیش آتی ہے یہ بالکل غلط خیال ہے

(۷) بعض لوگ خاص کر عورتیں مکان کی منڈیر پر کوے کے بولنے سے کسی مہمان کی آمد کا شگون لیتی ہیں یہ بھی غلط بات ہے

(۸) اکثر عوام کہتے ہیں کہ ہتھیلی میں خارش ہونے سے مال ملتا ہے اور تلوے میں خارش ہونے سے یا جوتے پر جوتا چڑھ جانے سے سفر درپیش ہوتا ہے۔ یہ بالکل غلط بات ہے۔

(۹) بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر بلی نقصان کرے تو بس صرف روئی کا گولا بنا کر مارنا چاہیئے۔ پیغمبر اسلام نے اسی طرح مارا تھا۔ یہ مسئلہ اور حدیث دونوں ہی غلط ہیں۔

(۱۰) مشہور ہے کہ زمین پر نمک گرا دینے سے قیامت کے دن پلکوں سے اُٹھانا پڑے گا یہ بھی غلط بات ہے۔

اچھی باتیں

عبدالواحد ——— پنجپارہ

- محنت کامیابی کی کنجی ہے۔
- دوسروں کے مال و دولت پر لالچ مت کر
- جو دوسروں کی ہنسی اُڑاتا ہے اس کی ہنسی اُڑائی جاتی ہے۔
- جو دوسروں کے لئے گڑھا کھودتا ہے وہ خود اس میں گرتا ہے۔
- پڑوسیوں سے پیار و محبت کرو وقت پر کام آئیں گے۔
- رشتہ داروں سے رشتہ ناطہ مت توڑو اس سے خدا ناراض ہوتا ہے۔
- بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت ہمیشہ کرتے رہو۔
- دل میں کسی سے کینہ مت رکھو اس سے روح خراب ہو جاتی ہے۔
- دنیا میں رہ کر ایسے کام کرو جنہیں مرنے کے بعد بھی لوگ بھلائی سے یاد کریں۔
- جھوٹ بولنا چھوڑ دو سارے گناہوں سے بچ جاؤ گے

بہت بہت مبارک

نعیم اللہ نعیمی ... بورے والا

ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیوں کا تعاقب جاری رکھنے پر بہت مبارک باد قبول ہو! اللہ پاک آپ کو اجر دے (آمین) اور قادیانیوں کو جہنم رسید کرے آمین اور ختم نبوت انٹرنیشنل کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے (آمین)

ایک خاندان کی قادیانیت سے توبہ

فضل احمد ..... پاک پتن، ساہیوال

عرصہ دراز سے ایک خاندان مرزائیت کی لعنت میں گرفتار تھا اور مستقل ربوہ میں رہائش پذیر تھا۔ حق تعالیٰ نے چند سال پہلے رانا عبدالغفور ولد چوہدری بشیر احمد کو توبہ کی توفیق نصیب فرمائی لیکن اس کی بیوی گلشن رانی ولد چوہدری منور احمد پہ اس کے والدین کا بہت اثر تھا۔ مرزائیت سے زیادہ متاثر تھی۔ اس نے توبہ سے انکار کیا۔ اور مرزائیت پر مصر رہی چند سال سے رانا عبدالغفور لاکھوں کی جائداد پر لات مار کر پاک پتن میں رہائش پذیر رہا اور بیوی کو ساتھ لانے پر کامیاب ہوا۔ مگر وہ بدستور پہلی

لعنت میں گرفتار رہی۔ بحمد اللہ ۸۹/۱۲/۴ کو سمجھانے پر مرزائیت سے توبہ کی اور اسلام کی حقانیت کو تسلیم کیا جسے توبہ کا سرٹیفکیٹ دے کر اسلام کی آغوش میں داخل کیا گیا ہے دعا فرمائیں حق تعالیٰ استقامت نصیب فرمائے اور ہماری نجات کا ذریعہ بنائے آمین ثم آمین

قصہ ایک چور کا

از قاضی محمد اسماعیل، مانسہرہ

ایک چور ایک باغ میں گھس گیا۔ اور آم کے درخت پر چڑھ کر آم کھانے لگا۔ اتفاقاً باغبان بھی آ پہنچا۔ اور چور سے کہنے لگا۔

بے شرم! یہ کیا کر رہے ہو؟ چور مسکرایا اور بولا (اردو میں منظوم ترجمہ)

بے خبر یہ باغ ہے ملک خدا
اور میں بندہ خدا کا تجھ کو کیا!
وہ کھلاتا ہے مجھے کھاتا ہوں میں
حکم ہے اس کا بجا لاتا ہوں میں

آپ نے چور کا وعظ سنا اور اب باغبان کا وعظ اور وہ بھی دل کے اندر کی آواز سے ملاحظہ کیجئے!

میاں کی منطق ہی میں دوں گا جواب
اور جواب ایسا جو ہوگا باالصواب

پھر باغبان نے چور سے کہا کہ جناب آپ کا یہ وعظ سن کر دل بہت خوش ہوا۔ ذرا نیچے تو تشریف لائیے۔ تاکہ میں آپ جیسے مومن باللہ کی دست بوسی کروں۔ سبحان اللہ۔ اس جہالت کے دور میں آپ جیسے عارف کا دم غنیمت ہے۔ مجھے تو مدت کے بعد توحید و معرفت کا یہ نکتہ حاصل ہوا ہے۔ جو کرتا ہے خدا ہی کرتا ہے۔ او بندے کا کوئی اختیار نہیں قبلہ ذرا نیچے تو تشریف لائیے۔ چور اپنی یہ تعریف سن کر پھولا نہ سمایا۔ اور جھٹ نیچے آ گیا جب وہ نیچے آ گیا۔ اس کو پکڑ کر ایک رسی سے فوراً جکڑ دیا۔

ہاتھ پاؤں باندھ کے اک پیڑ میں
مکے مارے اور لگائیں ٹھوکریں
مارنے جب اس کو ڈنڈے سے لگا!
آخرش نادان لٹیرے چلا اٹھا
کچھ تو اے ظالم خدا کی شرم کر
بے گناہ کو مارتا ہے اس قدر
باغباں نے ہنس کے اس سے یہ کہا
اپنے دعوے کو دیا حضرت بھلا،
حق نے ہی اس چوب کو پیدا کیا!
مارنے والا بھی ہے عبد خدا!
پشت و پہلو جن پہ پڑتی ہے یہ مار
کس کے ہیں بیشک ہیں ملک کردگار
وہ لگاتا ہے تجھے ورنہ بھلا!
پتا بھی ہلتا ہے بے حکم خدا۔،
کون ہوں جو نظر آتا ہوں میں،
حکم ہے اس کا بجا لاتا ہوں میں

(مثنوی مولانا روم)

خوشاب میں تحفظ ختم نبوت کی تحریک

خواجہ محمد صدیق ——— مین بازار خوشاب

یہ سن کر آپ کو یقیناً خوشی ہوگی کہ ہمارے ہاں مسجد بگھروالی خوشاب میں مولانا قاری سعید احمد اسعد صاحب کی زیر سرپرستی جو ختم نبوت کانفرنس ہوئی اللہ کے فضل و کرم سے بالکل کامیاب و کامران رہی اس کامیابی و کامرانی کا سہرا ہمارے قائد فاضل نوجوان مقرر شعلہ بیان و بیباک نڈر مولانا قاری سعید احمد اسعد صاحب کے سر ہے۔ جو رات دن اس فکر میں ہیں کہ اللہ کرے کہ سرور دو عالم کے دشمنوں کا قلع قمع ہو۔ حق کا بول بالا ہو۔ خوشاب میں صرف اور صرف حضرت والا ہی کا یہ کام ہے حضرت موصوف اپنے والد صاحب کی طرح ہی اس لگن میں ہیں وہ بھی جیل تک کی صعوبتیں جھیل کر خوش و خرم اور بیباک رہے۔ اللہ پاک حضرت موصوف کی عمر میں برکت دے۔ اور ہمارے لئے دیر تک سایہ رحمت رکھے۔ صحیح بات ہے جیں توان صاحب نے قادیانیوں سے روشناس کرایا ہے۔ شیزان کا بائیکاٹ کرایا ہے۔ گاہے بگاہے کانفرنسیں کرائے ہیں۔ باوجود انتظامیہ کے دباؤ کے ان پر جھوٹے بے بنیاد الزام لگا کر مقدمے بنائے گئے

باقی صفحہ ۲۶ پر

خالق و کردگار

مرسلہ :- طیبہ تنویر، گل پلازہ

ہمیشگی ہی اگر مادے کی ہے تسلیم
تو کردگار ازل سے کدھر گیا ہے
زمین آگ کا گولا تھی فرض کرتا ہوں
مگر زمین کی ہستی پہ آگئی کیا ہے
زمین آئی کہاں سے سوال کرتا ہوں
سکون کے آغاز کی خبر کیا ہے
ہوئی نہ عقل کی تسکین خدا کو چھوڑ کے بھی
خدا نہیں ہے تو یہ نظم زندگی کیا ہے
زمین پہ لالہ و گل کی بہار، کیا معنی؟
یہ آسمان پہ ستاروں کی روشنی کیا ہے
یہ ڈالیوں پہ عنادل کے چہچہے کیسے!
چمن میں غنچہ و گل کی شگفتگی کیا ہے
کہیں تو خشک ہیں چشمے کہیں رواں ہیں
زمین کا ابھی کیا رنگ تھا۔ ابھی کیا ہے۔
بغور دیکھئے ترتیب فصل و موسم کی!
خزاں کے بعد یہ آمد بہار کی کیا ہے
یہ چھوٹے چھوٹے پرندوں کے گھونسلے
یہ شاخ و گل پہ سلیقے کی زندگی کیا ہے
ہے ایک شعور پہ مبنی وجود ہر شے کا
جو دھوپ ہے تو درختوں کی چھاؤں بھی کیا ہے
خود اپنی ذات سے ہوتی ہے معرفت اس کی
حقیقت بشری کیا ہے۔ آدمی کیا ہے

شفیق جونپوری

سقوطِ ڈھاکہ جب سقوطِ ڈھاکہ ہوا تو ہر گھر میں صفِ ماتم بچھی ہوئی تھی۔ جذبۂ حب الوطنی سے سرشار ہر پاکستانی مجسمۂ غم بنا بیٹھا تھا کیونکہ آج ان کے بھائی ان سے بچھڑ گئے تھے اور وطنِ عزیز کا ایک بازو کٹ گیا تھا۔ لیکن رنج و الم کی ان گھڑیوں میں ربوہ و قادیان میں شہنائیاں بج رہی تھیں۔ جھوٹی نبوت کے ان قادیانی نوجوانوں نے ربوہ کے بازاروں میں بھنگڑا ڈالا اور مٹھائیاں تقسیم کیں۔ پاکستان کے ان ازلی دشمنوں نے وجودِ پاکستان کو اپنی منافقت کی تیغ سے جس طرح دو لخت کیا وہ ایک دل دوز داستان ہے۔

ملت کا غدار مرزا قادیانی کا غدار پوتا اور قادیانی اُمت کی کلریہ مشنری کا اہم پرزہ ایم ایم احمد سقوطِ ڈھاکہ کے وقت ملک کی منصوبہ بندی کمیشن کا ڈپٹی چیئرمین تھا۔ یہ ملکی معیشت پر کالا ناگ بن کر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے مشرقی پاکستان کو توڑنے کیلئے معاشی طور پر ایسی خطرناک سازش تیار کی کہ بنگالی اپنی معاشی زندگی اور احساسِ محرومی سے تنگ آکر پاکستان کے دشمن بن گئے۔ ایم ایم احمد نے یہ تاثر پھیلا دیا کہ محنت مشرقی پاکستان کرتا ہے اور مغربی پاکستان اس کے خون پسینے کی کمائی ہوئی دولت سے گلچھرے اڑاتا ہے ملک کی ساری دولت پر مغربی پاکستان کا قبضہ ہے اور مشرقی پاکستان کے باشندے غربت و افلاس کی چکی میں پس رہے ہیں۔ دو بھائیوں کے درمیان نفرت و تفرقے کی یہ پہلی سنگین دیوار تھی جو مشرقی پاکستان کے قاتل ایم ایم احمد نے اسرائیل کے اشارے پر تعمیر کی۔ وطنِ عزیز کا خون کرنے والے اس مجرم نے بحریہ کے لئے جدید ترین اسلحہ، آبدوزیں اور دیگر جنگی ساز و سامان نہ خریدا حالانکہ اس کی خریداری کے لئے رقم بھی مختص ہو چکی تھی۔

گذشتہ سے پیوستہ سال راؤ فرمان علی جو مشرقی پاکستان میں گورنر کے مشیر بھی تھے، انہوں نے ایک بیان میں کہا تھا کہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی ایک بڑی وجہ عظیم قادیانی ریاست کے قیام کا نظریہ تھا۔ بنگالیوں کی علیحدگی کے کئی عوامل تھے جن میں غربت، ناخواندگی، پسماندگی، مواصلات کا فقدان بھی شامل تھا۔ یہ سبھی کچھ قادیانی اُمت کے فرزند ایم ایم احمد کے کمالات کا نتیجہ تھا۔ پروفیسر فرید احمد کے صاحبزادہ نے بھی یہ انکشاف کیا کہ مرزائی بھارت کے ایجنٹ اور آلۂ کار ہیں اور انہیں سازشوں سے مشرقی پاکستان کی علیحدگی معرضِ وجود میں آئی۔

حکومت پر قبضہ کرنے کے منصوبے انگریز نے جب اپنے خود کاشتہ پودے مرزا قادیانی کے سر پر جھوٹی نبوت کا تاج رکھا تو اس کے بعد قادیانیوں نے اپنی ایک خود مختار ریاست کے منصوبے بنانے شروع کر دیئے جہاں وہ اپنی انگریزی نبوت کے عقائد کو پھیلا سکیں چنانچہ ان کے خبثِ باطن کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ ہم احمدی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ (الفضل ۱۲؍ فروری ۱۹۲۲ء، خلیفہ قادیان مرزا محمود کی تقریر)

۲۔ اس وقت تک کہ تمہاری بادشاہت قائم نہ ہو جائے تمہارے راستے سے یہ کانٹے ہرگز دور نہیں ہو سکتے (الفضل قادیان ۸؍ جولائی ۱۹۲۲ء)

ابوجہل کی پارٹی ہم فتح یاب ہوں گے۔ ضرور تم مجرموں کی طرح ہمارے سامنے پیش ہو گے اس وقت تمہارا حشر بھی وہی ہو گا جو فتح مکہ کے دن ابوجہل اور اس کی پارٹی کا ہوا۔ (اخبار الفضل ۳؍ جنوری ۱۹۵۲ء)

قیامِ پاکستان سے لے کر آج تک قادیانی، اسلامی جمہوریہ پاکستان کو قادیانی ریاست (نعوذ باللہ) بنانے پر تلے ہوئے ہیں ان وطن دشمن عناصر نے کئی بار اقتدار پر قبضہ کرنے کی سازشیں تیار کیں لیکن جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔

مرزائیوں کا سالانہ جلسہ ۱۹۷۳ء کو ربوہ میں ہو رہا تھا۔ نام نہاد قادیانی خلیفہ مرزا ناصر تقریر کر رہا تھا پاکستان ایئر فورس کا ایک جہاز اڑتا ہوا آیا اس نے فضا میں غوطہ لگا کر مرزا ناصر کو سلامی دی۔ دوسرا آیا اس نے بھی یہی عمل دہرایا۔ تیسرے نے بھی یہی فعل قبیح کیا۔ یہ سارے مرزائی پائلٹ تھے۔ جنہوں نے ایئر فورس کے ایئر مارشل نذیر چوہدری کے حکم سے ایسا کیا اس پر قادیانی خلیفہ مرزا ناصر خوشی سے پھولا نہ سمایا اس نے اپنا دامن اجاڑا لیا اور آسمان کی طرف منہ کر کے حاضرین سے مخاطب ہوا

باقی صہ ۲۵ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے رہنماؤں کی صوبہ پنجاب کے وزیر زراعت سے ملاقات

بہاولپور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور اسلامی جمہوری اتحاد کے جنرل سیکرٹری جناب غلام حسین فریدی نے صوبائی وزیر زراعت جناب سعید احمد خان منیس کے دورۂ بہاولپور کے موقع پر ان سے ملاقات کی۔ اور انہیں ایس ای ای محکمہ انہار ضلع رحیم یار خان چوہدری نذیر احمد قادیانی سے متعلق یادداشت پیش کی۔ اور ان سے مطالبہ کیا کہ ایس ای ای مذکورہ کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ وزیر موصوف نے مکمل توجہ اور قادیانی مذکورہ کے خلاف کارروائی کی یقین دہانی کرائی۔ یادداشت درج ذیل ہے۔

گرامی منزلت جناب سعید احمد خان منیس وزیر زراعت صوبہ پنجاب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

گزارش ہے کہ چوہدری نذیر احمد ایس ای ای محکمہ انہار رحیم یار خان متعصب اور کٹر قادیانی ہے۔ بلکہ مرزائی جماعت کا اہم عہدہ دار ہے۔ اور مرزائیوں کی تمام تر غیر قانونی سرگرمیاں اسی کی صدارت اور سرپرستی میں منعقد ہوتی ہے۔ قبل ازیں یہ بہاولپور اور کھنگی موڑ وہاڑی میں تعینات رہا ہے اور اب رحیم یار خان میں اس کی مرزائیت پرور اور مسلم آزار غیر قانونی سرگرمیاں عروج پر ہیں۔ گذشتہ ہفتہ رحیم یار خان کے چک نمبر 6 عباسیہ لیاقت پور میں سرکاری گاڑی پر مذکورہ کی سرپرستی میں مرزائیوں کا ایک تبلیغی وفد گیا۔ جس نے فری موبائل ڈسپنسری کی آڑ میں مرزائی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر قادیانی کی وڈیو کیسٹ کی فلمیں دکھلائیں۔ اور مرزائیت کا تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا۔ تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں نے پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے چھاپہ مار کر دیگر آٹھ ملزموں کو گرفتار کر لیا۔ جبکہ ایس ای ای مذکورہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ آنجناب کی وساطت سے اسلامی جمہوری اتحاد پنجاب کی حکومت سے پُر زور استدعا ہے کہ ایس ای ای مذکور کو فی الفور معطل کر کے اس کے خلاف سرکاری عہدہ اور گاڑی کے ناجائز استعمال اور آئین پاکستان کی دفعہ نمبر 298 سی، نمبر 295 سی کے تحت قانونی کارروائی کی جائے امید ہے کہ آنجناب خصوصی توجہ فرما کر ختم نبوت دوستی کا ثبوت اور کارکنان تحفظ ختم نبوت کی سرپرستی فرمائیں گے۔

قادیانیوں کے لئے شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کا الگ رنگ مقرر کیا جائے، مولوی فقیر محمد

فیصل آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وفاقی وزارت مذہبی امور صوبائی محکمہ بلدیات پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی غیر مسلم اور دیگر اقلیتوں کے لیے شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کا الگ رنگ مقرر کیا جائے اور 7 ستمبر 1974ء کے آئین کے مطابق قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے پیش نظر ربوہ کی بلدیہ کے رجسٹر موت و پیدائش کی نقل دینے کے موقع پر قادیانی غیر مسلم کی مہر لگانے کے لئے ضروری ہدایات بلدیہ ربوہ کو بھجوائی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ 7 ستمبر کو آئینی ترمیم کے تحت قادیانی اور لاہوری گروپ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ اس کے بعد خود کو مسلمان نہیں لکھ سکتے بعد ازاں 26 اپریل 1984ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت زیر دفعہ 298۔سی تعزیرات پاکستان کے تحت قادیانیوں کو خود مسلمان لکھنے یا کسی صورت میں مسلمان ظاہر کرنے کو جرم قرار دیدیا گیا جس کی سزا تین سال قید بامشقت و جرمانہ ہے جس کے تحت مقدمات درج ہو رہے ہیں چونکہ 7 ستمبر 1974ء کے بعد ربوہ کھلا شہر قرار دیا گیا اس سے قبل قادیانیوں نے ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے موت و پیدائش میں جو اندراج کرائے تھے اس میں مسلمان درج ہے اب وہ بلدیہ سے نقل لیکر پہلے شناختی کارڈ پھر پاسپورٹ بنوا کر اور نقل کے مطابق مسلمان لکھ کر بیرون ملک جا رہے ہیں۔ جو قانوناً جرم ہے جس کے سدباب کے لئے ضروری ہے کہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ اور عملہ مال سے جو نقول دی جائیں ان پر قادیانی غیر مسلم کی مہر لگوائی جائے اور جملہ سرکاری ریکارڈ میں درستی کی جائے۔

مشہور ماہر تعلیم جناب محمد شبیر انصاری کی وفات پر عالمی مجلس بہاولپور کے راہنماؤں کی تعزیت

بہاولپور۔ انصاری خاندان کے چشم و چراغ اور محکمہ تعلیم کی مایہ ناز شخصیت جناب محمد شبیر انصاریؒ گذشتہ دنوں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم کے آباؤ اجداد نے آج سے تقریباً دو سو سال قبل گنگوہ سے ہجرت کر کے خان پور کٹورہ میں قیام اختیار کر لیا۔ آپ کے والد محترم پیر جی محمد بشیر انصاریؒ تعلیم کی غرض سے بہاولپور آئے اور یہیں کے ہو رہے۔ مرحوم 1906ء دسمبر میں پیدا ہوئے بی۔ اے تک تعلیم بہاولپور میں ہی حاصل کی۔ اور بی۔ ٹی علی گڑھ یونیورسٹی سے کی۔ اور یکم جون 1926ء اوچ شریف میں بطور ہیڈ ماسٹر مڈل سکول میں متعین ہوئے۔ اور نہایت محنت و تندہی سے درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور ترقی کرتے ہوئے ڈائریکٹر تعلیم کے عہدے تک جا پہنچے۔ مرحوم کا شمار ماہرین تعلیم میں ہوتا تھا۔ مرحوم قطب العالم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے قرابت داری کی وجہ سے صحیح العقیدہ پابند صوم و صلوٰۃ مسلمان تھے۔ بیماری کی شدت سے قبل تک نماز با جماعت پابندی سے ادا کرتے تھے۔ اور جب بالکل معذور ہو گئے تو گھر میں نماز ادا کرتے رہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے راہنماؤں حاجی سیف الرحمان، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، چوہدری محمد علیم، مولانا محمد اسحاق ساقی، محمد ریاض چغتائی نے مرحوم کی وفات پر گہرے رنج و دکھ کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائیں اور جنت الفردوس میں جگہ عطاء فرمائیں۔ مذکورہ بالا رہنماؤں نے مرحوم کے بھائی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس عمومی کے رکن جناب محمد میاں انصاری سے تعزیت کی۔ ہمدردانہ جذبات کا اظہار کیا۔ اور دعا کی کہ خداوند متعال انہیں یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دیں۔

ننکانہ کے ایک مسلمان کی صدر پاکستان سے اپیل

ننکانہ صاحب (نامہ نگار) ننکانہ کے عبدالحمید ولد عزیز احمد ریلوے چوک نے صدر پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ ہمارے محلہ قذافی سٹریٹ ننکانہ صاحب میں ایک قادیانی محمد جمیل رہتا ہے مذکورہ قادیانی از حد متعصب ہے اور لوگوں کا زیور اور جائیداد گروی رکھ کر سود پر رقم اُدھار دیتا ہے۔ میرے والد مرحوم عزیز احمد نے محمد جمیل قادیانی سے ۱۹۶۲ء میں مبلغ پانچ ہزار روپے قرض لئے تھے مذکورہ قادیانی شخص نے پانچ ہزار روپے کے بدلے میں امانتاً دس تولے طلائی زیورات اور مکان کی ملکیت کے کاغذات اپنے پاس رکھ لئے۔ کچھ عرصہ بعد ہی میرے والد نے مذکورہ قادیانی محمد جمیل کو پانچ ہزار روپے واپس کرتے ہوئے طلائی زیورات اور جائیداد کے ملکیتی کاغذات کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ مذکورہ قادیانی کبھی بنک کی کارروائی اور کبھی کوئی اور بہانہ کرکے ٹالتا رہا۔ مورخہ ۲۰-۸-۸۸ء کو جب میرے والد نے محمد جمیل قادیانی کو سختی کے ساتھ کہا کہ اپنے پانچ ہزار روپے واپس لے کر میرے مکان کے کاغذات اور طلائی زیورات واپس کر دو تو اس نے کہا کہ اس رقم پر اتنا سود ہو چکا ہے کہ اب زیور اور مکان میری ملکیت ہو چکا ہے۔ اس بات کو سن کر میرے والد مرحوم کو اتنا صدمہ ہوا کہ نصف گھنٹہ بعد ہی انہیں دل کا دورہ پڑا۔ جو جان لیوا ثابت ہوا اور وہ اسی وقت اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اپنے والد کی وفات کے کچھ عرصہ بعد میں اور میرا چھوٹا بھائی عبدالمجید قادیانی مذکورہ محمد جمیل اور اس کے بھائی محمد سلیم ایڈووکیٹ (سابق امیر قادیانی جماعت) کے پاس گئے اور ان سے اپنے زیورات اور جائیداد کے کاغذات کی واپسی کا اظہار کیا تو محمد جمیل قادیانی نے اس دفعہ بھی واضح طور پر انکار کر دیا اور یہ بھی کہا کہ تمہارا مکان اب میری ملکیت ہے اور اب ہم اسے اپنی عبادت گاہ میں شامل کریں گے جمیل قادیانی کی یہ بات سن کر میرے چھوٹے بھائی کو غصہ آیا اور اس نے اسے کہا کہ ہم تمہیں یہ جائیداد ضبط کرنے اور اپنی عبادت گاہ میں شامل کرنے کی اجازت نہیں دیں گے تو محمد سلیم ایڈووکیٹ نے ہمیں گالیاں دیں اور بے عزت کرکے گھر سے نکال دیا۔ اور پھر میرے چھوٹے بھائی پر ایک جھوٹا مقدمہ بھی درج کروا دیا۔ عبدالحمید نے کہا کہ ہم غریب آدمی ہیں میرے چھوٹے چھوٹے بہن بھائی ہیں میرے والد مرحوم کی وفات کے بعد حالات انتہائی زیادہ خراب ہو چکے ہیں جمیل قادیانی دھوکہ دہی سے ہمارے مکان پر قبضہ کرکے اسے اپنی عبادت گاہ میں شامل کرنا چاہتا ہے۔ آپ سے استدعا ہے کہ ہمارے دس تولے طلائی زیورات اور مکان کے کاغذات ہمیں واپس دلائے جائیں۔ اور قادیانیوں کو اپنی عبادت گاہ کی توسیع کے منصوبے پر عمل درآمد کرنے سے روکا جائے۔ کیونکہ قادیانی عبادت گاہ کی توسیع سے نہ صرف ہماری حق تلفی ہوگی بلکہ شہر میں امن وامان کے خراب ہونے کا بھی اندیشہ ہے۔ نوازش ہوگی!

لیاقت پور واقعہ کے ذمہ دار قادیانیوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے، ڈاکٹر دین محمد فریدی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے راہنما ڈاکٹر دین محمد فریدی نے کہا ہے کہ قادیانی ملازمت کے پردے میں تبلیغ کرکے ملک کے لئے امن وامان کا مسئلہ پیدا کر رہے ہیں۔ حکومت پاکستان کو اس کا سخت نوٹس لینا چاہیئے۔ مرزا طاہر کا یہ اعلان تھا کہ ملک میں الیکشن ہوگا ہی نہیں۔ بلکہ مارشل لاء آجائے گا۔ مگر الیکشن ہوا۔ وفاقی اور صوبائی حکومتیں بنے ایک سال گذر گیا۔ مرزا طاہر کی پیش گوئی اس کے دادا مرزا غلام قادیانی کی طرح ہوا میں تحلیل ہو گئی مرزا طاہر نے جمہوری حکومتوں کو ناکام کرنے کے لئے کلیدی آسامیوں پر فائز قادیانیوں کے ذریعے وفاقی اور صوبائی حکومتوں میں ٹکراؤ کی کیفیت پیدا کر دی۔ قادیانی وفاقی ملازمین وفاقی حکومت کی اور صوبائی ملازمین صوبائی حکومت کی چاپلوسی میں لگے ہوئے ہیں۔ سندھ میں قتل وغارت گری کا میدان سندھ کے قادیانی جاگیرداروں کا پیدا کردہ ہے۔ قادیانی ہر دنیادار جماعت میں لبادہ اوڑھ کر گھسے ہوئے ہیں اور اس ملک کے نظام کو تہہ و بالا کرکے مرزا محمود کی پیش گوئی کے مطابق اس ملک کو اکھنڈ بھارت میں تبدیل کرنے کی سعی لاحاصل کر رہے ہیں۔ اب قادیانیوں نے پنجاب کو نشانہ بنا لیا ہے۔ کلیدی آسامیوں پر فائز قادیانیوں کی پشت پناہی سے کھلے عام تبلیغ پر اتر آئے ہیں کہ مسلمانوں کے جذبات برانگیختہ ہوں۔ اور ملک میں امن وامان کا مسئلہ پیدا ہو لیاقت پور ضلع رحیم یار خان کا واقعہ اس کا ثبوت ہے جہاں ایس ای انہار کی سرکردگی میں سرکاری گاڑی استعمال کی اور مسلمانوں میں قادیانی لٹریچر تقسیم کیا گیا وہاں امن وامان کا مسئلہ پیدا کر دیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بھکر پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ لیاقت پور کے قادیانی ملزمان کو جلد از جلد کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

اسیر مالٹا کی وفات پر جلالپور پیروالا کے دینی حلقوں کا تعزیتی بیان!

جلال پور پیروالہ (نامہ نگار) یہاں کے دینی حلقوں مولانا محمد صادق صدیقی، حکیم محمد یوسف، مولانا محمد عبدالرحمٰن جامی نقشبندی، جناب محمد اسلم صدیقی، قاری عبدالرحیم فاروقی نے تحریک آزادی ہند کے عظیم رہنما شیخ الہند کے رفیق حضرت مولانا عزیر گل کی وفات پر قلبی رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ محمد عبدالرحمٰن جامی نقشبندی نے کہا حضرت مولانا عزیر گل جس دور کے بزرگ تھے اس دور کا کوئی عالم دین ہمارے ملک میں نہیں ہے۔ حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی قدس سرہ کے رفقاء کار اور اسیران مالٹا میں سے اب کوئی نہیں رہا۔ حضرت مرحوم ومغفور تحریک شیخ الہند اور اسارت مالٹا کی آخری نشانی اور یادگار تھے۔

بقیہ: سال نو

جو نظامِ مصطفیٰ کا آئینہ دار ہو اور نظامِ خلافتِ راشدہ کی عکاسی پیش کرتا ہو۔

لیکن شاید وہ اس کے لئے مخلص نہیں یا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی توفیق عطا نہیں کی۔

لیکن میں اپنے ساتھیوں سے یہ کہوں گا کہ ہم سالِ گذشتہ پر اللہ کے حضور ندامت کے آنسو بہا کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں کہ ہم اس کے احکامات کی مکمل پیروی نہیں کر سکے۔

اور سالِ نو کا آغاز نوافل کی ادائیگی اور تلاوتِ کلام پاک سے کریں گے۔

اور یہ عہد کرتے ہیں کہ اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں گے جب تک اس ملک سے ہی نہیں بلکہ پوری دنیا سے مرزا غلام احمق قادیانی کی ملعون ذریت کو ختم نہ کر دیں۔

اور سالِ نو کی آمد پر عہد کرتے ہیں کہ ہم اس ملک میں نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے بھرپور جدوجہد کریں گے۔

سیکولر بنیادوں سے ہٹ کر ملکی نظم و نسق چلانے کے لئے کوششیں کریں گے۔

خدا کرے کہ ہماری سیکولر، کمیونسٹ اور سیکولرسٹ اور ڈیموکریٹک جیسی لڑکھڑاتی پگڈنڈیوں پر چلتی قوم سنبھل جائے۔

بقولِ شاعر؎

جاؤ اپنی قوم کو یہ پیغام ہمارا دے دو
اِک بار سنبھلنے کا اشارہ دے دو

(نوٹ) ہم مسلمانوں کا اصل سال محرم سے شروع ہوتا ہے اس لئے ہمیں سابقہ کوتاہیوں اور آئندہ کی فکر بھی محرم سے ہی کرنی چاہیئے۔ (ادارہ)

سے داخل ہوا تھا اور سب سے پہلے اس نے یہیں قیام کیا تھا۔

شہرِ علم و دانائی کی تعمیر ایک معمولی وسائل مگر ماضی کی تعمیرِ نو کے زبردست احساس کے حامل شخص کی کوشش ہے۔ علوم کی سرپرستی کے اسلامی جذبے کو از سرِ نو زندہ کرنے علمیت سے محبت اور علماء کے احترام کے جذبہ نے ہمدرد فاؤنڈیشن کے صدر حکیم سعید صاحب کو ایک زبردست امکانات اور عظیم کامرانی کے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے پر اکسایا ہے۔ مدینۃ الحکمت کے بیت الحکمت کی تعمیر اس عظیم تاریخی منصوبے کا پہلا پتھر ہے۔

بقیہ: بزم

ان کی تھانہ میں داڑھیاں نوچی گئیں۔ علاوہ ازیں جو کچھ کیا گیا ہے وہ شاید آپ بھی سن چکے ہوں گے ان کے رضاکاروں کو مارا گیا اور قتل کی دھمکیاں دی گئیں لیکن یہ حضرت سب کو پسِ پشت ڈال کر اور بے پرواہ ہو کر میدان میں کود سے ہوئے ہیں۔ اپنی جان کو ہتھیلی پر لے کر اور کفن سر پر اٹھائے ہمہ تن مصروف ہیں ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ پاک ان کی عمر میں برکت اور سعادت اور برکت دے (آمین)

اسلامی نام

المرسل: ابوبکر صدیق شجاع آبادی —— بہاولپور

"چونکہ ہر انسان خداوند کی پیدا کردہ نعمتوں کو ہمہ وقت استعمال کرتا رہتا ہے اس لئے اس کو چاہیئے کہ ہر انسان اپنے قول و فعل سے اپنے آپ کو خدا کا بندہ (عبد) ظاہر کرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اپنے نبیوں کے نام رکھو۔ خداوند کریم کے نزدیک سب ناموں سے پیارے نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں اور سب ناموں سے سچے نام حارث اور ہمام ہیں اور سب ناموں سے بُرے نام حرب اور مرہ ہیں (ابو داؤد)

اس حدیث سے چار باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

1۔ سب سے اول یہ کہ انبیاء کرام کے ناموں پر نام رکھنے چاہئیں۔ مثلاً ابراہیم، اسماعیل، الیاس، موسیٰ، ہارون، عیسیٰ وغیرہم۔

2۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پیارے نام عبداللہ، عبدالرحمٰن ہیں ان کے پیارے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان سے بندگی کا اظہار ہوتا ہے۔ اور بار بار خداوند تعالیٰ کے رب ہونے کا اقرار ہوتا ہے اور اسی طرح وہ تمام نام جن میں عبدیت کا اظہار ہوتا ہے مثلاً عبدالصمد، عبدالقیوم، عبدالرحیم عبدالکریم، عبدالرزاق وغیرہم۔

چونکہ اللہ اسم ذات ہے۔ اور رحمٰن اسم صفات چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے خاص ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اللہ اور رحمٰن کو سب سے پیارا نام فرمایا ہے

3۔ تیسری بات یہ معلوم ہوئی سب ناموں میں سچے نام حارث اور ہمام ہیں۔ چونکہ حارث کا ترجمہ ہے کوئی چیز حاصل کرنے والا اور ہمام کا ترجمہ ارادہ کرنے والا اور کوئی بھی شخص ان دو صفتوں سے خالی نہیں

4۔ چوتھی بات یہ معلوم ہوئی کہ حرب اور مرۃ کے معنی کڑوا کے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ دونوں چیزیں کسی کو اچھی نہیں لگتیں۔

منقول از اسلامی نام مولانا عاشق الٰہی بلند شہری

بقیہ: آستین کے سانپ

"میں دیکھ رہا ہوں کہ احمدیت کا پھل جلد ہی پک کر میری جھولی میں گرنے والا ہے"

یہ قادیانی ریاست کی خوشخبری تھی لیکن جس کے دادا مرتدِ اعظم مرزا قادیانی اور باپ قائد المنافقین مرزا محمود نے کبھی سچ نہ بولا ہو اس کی زبان پر سچ کیسے آسکتا تھا اس بات کو تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ 1974ء کی تحریکِ ختمِ نبوت پورے زور روں سے اٹھی اور حکومتِ وقت نے انہیں کافر قرار دے دیا۔

سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کے عہد میں قادیانی جرنیل میجر آدم خان نے حکومت کا تختہ الٹنے کی خطرناک سازش تیار کی سادہ لوح مسلمان نوجوانوں کو بھی اس میں ملوث کر لیا گیا سازش پکڑی گئی قادیانی جنرل آدم اور اس کے بیٹے میجر فاروق اور میجر افتخار جو ریٹائرڈ ایئر مارشل اصغر خان کے بھائی کے سالے ہیں قید کر لئے گئے اور قادیانی امت سردی میں سکڑے ہوئے سانپ کی طرح بیٹھ گئی۔

اے محبانِ پاکستان

ہمارا وطن پاکستان! جان سے پیارا پاکستان جو کروڑوں قربانیوں کا ثمر ہے جسے حاصل کرنے کے لئے ہمارے اسلاف کو خون کی ندیاں عبور کرنا پڑیں جسے حاصل کرنے کے لئے ماؤں نے

QADIANI TRANSLATION OF THE QURAN REJECTED

The Holy Quran is Allah's book revealed to guide mankind to salvation. Muslims throughout ages took the noble task of spreading it's message by translating it into other languages and publishing authentic commentaries of it.

However, it is rather unfortunate that many non-Muslims took advantage of it, and published distorted translations and commentaries of the Holy Quran, especially the Christain jew orientalists who had gone too far in this field. Many deviated sect arose in the Islamic history like Batinia, for distortion to suit their purpose but the Muslims have rejected all the attempts.

The Quadiani's are no exception from the non-Muslims. They have their own motive for publishing the Quran's translation in different languages of the world. According to their belief the explanation given by Mirza Gulam Ahmed is the only authentic explanation of the Quran. Through these translation they disort the real Quranic teachings to suit their purpose. Muslim Governments throughout the world have banned these translations form entering their shores.

The renowned Islamic Institutions have worked sincerely to promote pure plan and spread reliable translations of the Holy Quran in various languages. One such organization is the Muslim World League. In 1977 Muslim World League after examining several Qadiani translations rejected it and since warned the muslims of this cruel attampt by the non-muslims. For the interest of our readers here is the famous declaration which the Muslim World League published.

"Since Qadiyanism, founded by Ghulam Ahmad Qadiyani in India, is one of the sects which went astray from the way of Islam and rejected faith in it; a sect whose doctrines are falsities and errors, and whose practices are utterly prohibited by Islam, and since this dissident sect calls people to believe that its leader inspired by Allah that his inspiration amounted to more than ten thousands verses, that he who disbelieves in him is a non-Moslem, that he is sent by Allah as an apostle after Mohammad (peace be upon him), that his inspiration is similar to the Quran or the Bible, that pilgrimage to Qadiyan is ordained, that Qadiyan is a holy shrine, and that it is the town the Quran had called "The Farthest Mosque"

And since this sects mottoes and false doctrines constitute a community fighting against Islam and Moslems, exerting its efforts to delude and decieve Moslems by all means, and especially by "The translation of the Quran to English" which is utterly false and full of errors and deviations which Qaiyanis do spread and teach in their schools, Mosques, and towns. In an effort to mislead Moslems and non-Moslems into Qadiyanism Ahmadiyans give their children Islamic names such as Mohammad Ahamad, Ali, Baha Eddin, and so on.

And since Mohammad Ali's is one of the false and erronuous translations, and since its publication has become a weapon in the hands of his sect, and because this and any similar translation issued by this dissident sect is false by the standards and authorized explanation of Quranic verses done by Mohammad (peace be upon him), by his companion and followers, and by all Moslem scholars;and because of its dissidence and negligence of reasonability, the council of the World Moslem League decides that this translation is false, and warns Moslems all over the world against such a translation. The council also decided to issue its judgement in a declaration to be announced through mass media, and to be conveyed to all Muslim Organizations, asking Moslems to gurad themselves against anti-Islamic works such as this as well as against the venomous contempt of such sect.

Recently the General Secretary of the Muslim World League issued a warning to the Muslims of the world against a Qadiani translation of the Quran in French language which was given to it after it was published.

A letter was widely circulated by the Secretary General of the Muslim World League to Muslim Organizations throughout the world informing the effect of this anti-Islamic work.

This is the translation of the letter.

Assallam Alaikum Wa Rahamatullahe Wa Barakatahu.

The Muslim World League has rĕceived one copy of a commentary of the Holy Quran, and a meaning of the Holy Quran, both in French language prepared by Qadianis for distribution in various parts of Africa.

The stray and misleading apostasyed cult is working very hard to spread its invalid religion and fight against the religion of Islam as was revealed by Almighty Allah through his messenger, the Holy Prophet Muhammed (pbuh).

An examination of these translations acknowledged that they are full of mistakes, intentional confusion and wilful distortion. It is evident that all the effort of this cult is to distort the Quranic verses to suit Mirza Gulam Ahmed of Qadian, claiming that he is a Nabi, the promised Messiah and that prophethood did not come to an end as Muslims believe an merit the Holy Quran

When Mirza Bashiruddin Mahmud succeeded to back his fathers false religion, he extended his efforts globally including publishing similar translations of the Holy Quran in different languages such as Korean, English, German etc. for free distribution.

Because of the sensitivity of the topic, the matter was reffered to the Islamic Council of FIQH of Muslim World League. The council unanimously resolved that the Qadiani belief is completely outside the fold of Islam and the followers of this belief are Kafirs, and Murtad (Apostasyed) although they claim to be Muslims, this is nothing but misleading and fraud. The council also announced that it is the obligation of Muslim Government scholars, writers, thinkers and missionaries to struggle in the fight against this stray cult.

Finally the Muslim World League warns Muslims all over the world to be careful of this cult and its activities because it does great harm to Islam and Muslims.

Muslim World League also stresses on the need to struggle against them, and highlight their real picture by every possible means.

S.I.M.W..L. DR.Abdullah Umar Nasif.

اپنے بیٹوں کو اپنے ہاتھوں سے کفن پہنا کر انہیں سوئے مقتل روانہ کیا جس کے حصول کے لئے طلباء کو اپنی تعلیم کو خیرباد کہنا پڑا۔ جس کے حصول کے لئے علماء کرام کو پھانسی کے پھندوں کو چومنا پڑا۔ جس کی آزادی کی قیمت بچوں نے نیزوں کی انیوں پر موت کا رقص کرکے ادا کی۔ جس کی آزادی کی تاریخ کے صفحات پر عفت مآب ماؤں بہنوں کی عزت و عصمت کے لٹے ہوئے قافلوں کی خونچکاں داستانیں پڑھ کر جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے لیکن۔۔۔۔۔۔۔

اے میرے وطن کے لوگو! قادیانی ہمارے اس گلستان پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں جس کی مٹی ہمارے شہدا کے خون سے گندھی ہوئی ہے۔ قادیانی اس اسلامی ریاست کو قادیانی ریاست بنانا چاہتے ہیں وہ یہاں پرچم اسلام کو ...ی غرضیکہ زندگی کے ہر میدان میں ان کا سختی سے محاسبہ کرو۔ رب العزت ہمیں غدار ان دین و ملت سے جہاد کرنے اور انہیں کیفر کردار تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

سرنگوں کرکے قادیانیت کا جھنڈا لہرانا چاہتے ہیں (نعوذ باللہ) وہ یہاں اسلام زندہ باد، تاجدار ختم نبوت زندہ باد کے بجائے احمدیت (قادیانیت) زندہ باد اور مرزا قادیانی زندہ کے نعرے لگانے چاہتے ہیں (معاذ اللہ) ختم نبوت کے ڈاکوؤں کا یہ گروہ یہاں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عالمگیر نبوت کی جگہ انگریزی نبی مرزا قادیانی کی نبوت چلانا چاہتے ہیں (العیاذ باللہ) یہ حریصان اقتدار، کرسئ اقتدار سے مسلمان حکمرانوں کو اتار کر وہاں اپنے نام نہاد خلیفہ کو بٹھانا چاہتے ہیں اور مسلمانوں کو ہمیشہ کیلئے یہودیوں کا غلام بنانا چاہتے ہیں۔

اے پاکستان کے سپاہیو و فدائیو! آستین کے ان سانپوں پر کڑی نگاہ رکھو اور ان کے زہر قاتل سے ملت اسلامیہ کے ہر فرد کو بچاؤ۔ انہیں کلیدی اسامیوں سے ہٹاؤ کیونکہ یہ یہود و نصاریٰ کے گماشتے ہیں افواج پاکستان سے انہیں نکال باہر کرو کیونکہ یہ جہاد کے منکر

بقیہ: آپ کے مسائل

س:۔ کہتے ہیں کہ خداوند کریم نے اس دنیا میں ایک لاکھ ۲۴ ہزار پیغمبر مبعوث فرمائے۔ قرآن حکیم سے چند ایک کے اسمائے گرامی ملتے ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ ہمیں مکمل نام اور سوانح عمری سے آگاہ فرما کر مشکور فرمائیں۔

ج:۔ قرآن کریم میں جن حضرات کے اسمائے گرامی ہیں ان کے حالات مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی کی کتاب "قصص القرآن" میں دیکھ لئے جائیں۔ باقی حضرات کے نام و حالات ذکر نہیں فرمائے گئے۔

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-16o

منقبت امام اعظمؒ

از سید سلمان احمد عباسی امروہی خطیب جامع مسجد مرکزی ٹوبہ ٹیک سنگھ

امامِ اعظم ابو حنیفہؒ امامِ اعظمؒ
زعیمِ اسلام، ہادیٔ دیں فقیہِ اعلم، امامِ اعظمؒ
سراجِ اُمّت ہیں، زینت الارض، فخرِ ملّت، ہمامِ اعظمؒ
وہ پاسدارِ علومِ اصحابِ فخرِ عالم، امامِ اعظمؒ
وہ رازدارِ کتاب وسنت، وہ صاحبِ اجتہادِ مطلق
مدارِ علمِ شریعتِ دیں، امامِ برحق، امامِ اعظمؒ
وہ پیشوائے محدّثیں ہیں، وہ رہنمائے مجدّدیں ہیں
کہ جانشینِ صحابہؓ ختمِ مرسلیں ہیں، امامِ اعظمؒ
وہ حاملِ علمِ اوّلیں ہیں وہ بعد والوں کے مقتدیٰ ہیں
کہ وارثِ فقہِ ابنِ مسعودؓ و مرتضیٰؓ ہیں، امامِ اعظمؒ
سرآمدِ اتقیائے اُمّت وافقہ واکرمِ ائمّہ
وہ شیخِ شیخِ محدثینِ صحاحِ ستّہ امامِ اعظمؒ
وہ جس کی فقہِ شریف مکھن کتاب وسنّت کا بے گماں ہے
وہ فخرِ اسلام وصدرِ بزمِ متقیاں ہے، امامِ اعظمؒ
بڑے بڑوں کو ہے رشک تجھ پر حسد میں مبتلا یہ چھوٹے
مگر یہ خورد و کلاں تری گرد کو نہ پہنچے امامِ اعظمؒ
وہ واجب الاقتداء ہیں سلماںؔ وہ نازشِ ملّتِ حنیفہ
امامِ بے مثل ہیں، ابوالملّۃ الحنیفہ امامِ اعظمؒ